سَيَقُوْلُ السُّفَهَاۗءُ مِنَ النَّاسِ مَا وَلّٰىهُمْ عَنْ قِبْلَتِهِمُ
الَّتِيْ كَانُوْا عَلَيْهَا ۭ قُلْ لِّلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ ۭ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَاۗءُ
اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝١٤٢ وَكَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَاۗءَ
عَلَي النَّاسِ وَيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا ۭ وَمَا جَعَلْنَا الْقِبْلَةَ الَّتِيْ
كُنْتَ عَلَيْهَآ اِلَّا لِنَعْلَمَ مَنْ يَّتَّبِعُ الرَّسُوْلَ مِمَّنْ يَّنْقَلِبُ عَلٰي عَقِبَيْهِ ۭ
وَاِنْ كَانَتْ لَكَبِيْرَةً اِلَّا عَلَي الَّذِيْنَ هَدَى اللّٰهُ ۭ وَمَا كَانَ اللّٰهُ
لِيُضِيْعَ اِيْمَانَكُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ بِالنَّاسِ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ۝١٤٣ قَدْ نَرٰى تَقَلُّبَ
وَجْهِكَ فِي السَّمَاۗءِ ۚ فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضٰىهَا ۠ فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ
الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ۭ وَحَيْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ شَطْرَهٗ ۭ وَاِنَّ الَّذِيْنَ
اُوْتُوا الْكِتٰبَ لَيَعْلَمُوْنَ اَنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّهِمْ ۭ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا
يَعْمَلُوْنَ ۝١٤٤ وَلَىِٕنْ اَتَيْتَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ بِكُلِّ اٰيَةٍ مَّا تَبِعُوْا
قِبْلَتَكَ ۚ وَمَآ اَنْتَ بِتَابِعٍ قِبْلَتَهُمْ ۚ وَمَا بَعْضُهُمْ بِتَابِعٍ قِبْلَةَ بَعْضٍ ۭ
وَلَىِٕنِ اتَّبَعْتَ اَهْوَاۗءَهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَا جَاۗءَكَ مِنَ الْعِلْمِ ۙ اِنَّكَ
اِذًا لَّمِنَ الظّٰلِمِيْنَ ۝١٤٥ اَلَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ يَعْرِفُوْنَهٗ كَمَا يَعْرِفُوْنَ
اَبْنَاۗءَهُمْ ۭ وَاِنَّ فَرِيْقًا مِّنْهُمْ لَيَكْتُمُوْنَ الْحَقَّ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ۝١٤٦

وقف لازم — وقف منزل

(142) عنقریب کم عقل، جاہل یہودی اور ان کی روش پر چلنے والے منافق کہیں گے کہ مسلمانوں کو اپنے پہلے قبلے بیت المقدس سے کس چیز نے پھیر دیا ہے؟ اے نبی! آپ انھیں جواب دیں کہ اللہ ہی مشرق و مغرب اور دیگر سمتوں کا مالک ہے۔ وہ اپنے بندوں کو جس سمت چاہے منہ کرنے کا حکم دے، اس کی مرضی! وہ پاک ذات جسے چاہتی ہے سیدھی راہ دکھاتی ہے جس میں کوئی کجی اور انحراف نہیں ہے۔ (143) اے مومنو! جس طرح ہم نے تمھیں اپنا پسندیدہ قبلہ عطا کیا، اسی طرح تمام امتوں میں تمھیں افضل، بہتر، انصاف پسند اور عقائد، عبادات اور معاملات میں متوسط و معتدل امت بھی بنایا تاکہ تم روز قیامت اللہ کے رسولوں کے حق میں گواہی دو کہ انھوں نے اپنی اپنی قوم کو دین کی تبلیغ کی تھی اور محمد رسول اللہ ﷺ تمھارے بارے میں گواہی دیں کہ انھوں نے بھی تم تک دین پہنچا دیا تھا۔ (اے نبی!) آپ کو پہلے قبلے بیت المقدس سے ہٹانے کا ہمارا مقصد اس بات کا عملی مظہر دیکھنا تھا کہ کون اللہ کی شریعت کو رضا و رغبت کے ساتھ قبول کر کے رسول اکرم ﷺ کی اتباع کرتا ہے اور کون خواہشات کا پجاری بن کر اپنے دین سے پھر جاتا ہے اور اللہ کے شرعی حکم کے سامنے سر تسلیم خم نہیں کرتا؟ پہلے قبلے کو چھوڑ کر دوسرے قبلے کی طرف رخ کرنا خاصا مشکل کام ہے لیکن جنھیں اللہ نے سچا ایمان نصیب کیا ہے، ان کے لیے کوئی مسئلہ نہیں کیونکہ وہ سمجھتے ہیں کہ اللہ کے اپنے بندوں کے لیے فیصلے کمال حکمت پر مبنی ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ تمھارے ایمان کو، جس میں تمھاری وہ نمازیں بھی شامل ہیں جو تم نے تحویلِ قبلہ سے پہلے ادا کیں، ضائع نہیں کرے گا کیونکہ اللہ اپنے بندوں پر بڑا شفیق اور مہربان ہے۔ وہ انھیں مشقت میں ڈالتا ہے نہ ان کے اعمال کا ثواب ضائع کرے گا۔ (144) اے نبی! قبلے کی تبدیلی کے لیے وحی کے انتظار میں آپ کی نگاہ کا آسمان کی طرف اٹھنا اور آپ کی بے چینی ہم نے دیکھ لی ہے، سو ہم بیت المقدس سے آپ کے پسندیدہ اور محبوب قبلے بیت اللہ کی طرف آپ کو پھیر دیتے ہیں، لہٰذا اب اپنا رخ بیت المقدس کے بجائے مکہ مکرمہ میں موجود اللہ کے گھر کی طرف کر لیجیے۔ اے مومنو! تم نماز کی ادائیگی کے وقت جہاں بھی ہو، اپنا رخ بیت اللہ کی طرف کرو۔ جہاں تک اہلِ کتاب یہود و نصاریٰ کی بات ہے تو وہ یقینی طور پر جانتے ہیں کہ مسلمانوں کا قبلہ تبدیل ہوگا، یہ ان کے خالق اور تمام معاملات کے مدبر اللہ ہی کا نازل کردہ حکم ہے کیونکہ یہ بات ان کی کتاب میں موجود ہے۔ اللہ تعالیٰ ان حق سے منہ موڑنے والوں کے عمل سے غافل نہیں بلکہ خوب آگاہ ہے اور عنقریب انھیں اس کی سزا بھی دے گا۔ (145) اللہ کی قسم! اے نبی! اگر آپ یہود و نصاریٰ کو دنیا جہان کے سارے دلائل بھی پیش کر دیں کہ تحویلِ قبلہ برحق ہے، پھر بھی یہ لوگ آپ کے قبلے کی طرف رخ کر کے نماز نہیں پڑھیں گے کیونکہ وہ آپ کی لائی ہوئی شریعت سے دشمنی رکھتے اور حق کی اتباع کے سلسلے میں تکبر کرتے ہیں۔ آپ بھی ان کے قبلے کی طرف منہ نہیں کر سکتے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس سے پھیر دیا ہے بلکہ ان دونوں میں سے کوئی بھی دوسرے کے قبلے کی طرف رخ کرنے والا نہیں ہے کیونکہ ہر فریق دوسرے کو کافر کہتا ہے۔ اگر آپ نے قبلے یا دیگر شرعی احکام میں جن کے بارے میں آپ کے پاس دوٹوک اور صحیح علم آ چکا ہے، ان کی خواہشات کی اتباع اور احترام کیا تو آپ ہدایت کو چھوڑنے اور خواہشِ نفس کی پیروی کرنے کی وجہ سے ظالموں میں سے ہو جائیں گے۔ نبی ﷺ کو یہ خطاب آپ کی امت کو یہود و نصاریٰ کی پیروی اختیار کرنے کی خرابی اور قباحت سمجھانے اور اس سے خبردار کرنے کے لیے ہے کیونکہ آپ تو اللہ کے معصوم نبی تھے۔ (146) یہود و نصاریٰ کے علماء جنھیں ہم نے کتاب عطا کی، وہ تحویلِ قبلہ کے معاملے سے آگاہ تھے کیونکہ ان کی کتابوں میں نبی محمد ﷺ کی نبوت کی جو علامتیں درج ہیں، ان میں تحویلِ قبلہ بھی ہے۔ وہ اس کو اسی طرح پہچانتے ہیں جس طرح اپنی اولاد کو پہچانتے اور دوسروں سے الگ کر لیتے ہیں لیکن اس کے باوجود ان کا ایک گروہ محض حسد کی وجہ سے آپ کے لائے ہوئے حق کو چھپاتا ہے، حالانکہ اسے پورا یقین ہے کہ وہ حق ہے۔

فوائد: ❀ احکامِ الٰہی اور شریعتِ اسلامیہ پر اعتراضات اور اس کے مقاصد سے غفلت بے وقوفی اور کم عقلی کی دلیل ہے۔ ❀ یہ امت دوسری امتوں کے مقابلے میں شرف و فضل والی ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اس کی تعریف کی اور اسے دیگر امتوں کے مقابلے میں متوسط اور معتدل قرار دیا۔ ❀ اہلِ کتاب کی خواہشات کی پیروی سے ڈرایا گیا ہے کیونکہ انھوں نے حق کو جاننے کے بعد اس سے منہ موڑا۔ ❀ نزولِ وحی کے زمانے میں اسلام کے اندر شرعی احکام میں نسخ ہو سکتا ہے، جیسے بیت المقدس کے قبلے کی حیثیت کو منسوخ کر کے بیت اللہ کو قبلہ قرار دیا گیا۔

اَلْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ فَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِيْنَ ﴿١٤٧﴾ وَلِكُلٍّ وِّجْهَةٌ هُوَ
مُوَلِّيْهَا فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرٰتِ ۭ اَيْنَ مَا تَكُوْنُوْا يَاْتِ بِكُمُ اللّٰهُ جَمِيْعًا ۭ
اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿١٤٨﴾ وَمِنْ حَيْثُ خَرَجْتَ فَوَلِّ وَجْهَكَ
شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ۭ وَاِنَّهٗ لَلْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ ۭ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا
تَعْمَلُوْنَ ﴿١٤٩﴾ وَمِنْ حَيْثُ خَرَجْتَ فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ۭ
وَحَيْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ شَطْرَهٗ ۙ لِئَلَّا يَكُوْنَ لِلنَّاسِ عَلَيْكُمْ
حُجَّةٌ ۤ اِلَّا الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْهُمْ ۤ فَلَا تَخْشَوْهُمْ وَاخْشَوْنِيْ ۤ وَلِاُتِمَّ
نِعْمَتِيْ عَلَيْكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ﴿١٥٠﴾ كَمَآ اَرْسَلْنَا فِيْكُمْ رَسُوْلًا مِّنْكُمْ
يَتْلُوْا عَلَيْكُمْ اٰيٰتِنَا وَيُزَكِّيْكُمْ وَيُعَلِّمُكُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَيُعَلِّمُكُمْ مَّا
لَمْ تَكُوْنُوْا تَعْلَمُوْنَ ﴿١٥١﴾ فَاذْكُرُوْنِيْٓ اَذْكُرْكُمْ وَاشْكُرُوْا لِيْ وَلَا تَكْفُرُوْنِ ﴿١٥٢﴾ ع
يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ ﴿١٥٣﴾
وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ يُّقْتَلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتٌ ۭ بَلْ اَحْيَاۗءٌ وَّلٰكِنْ لَّا
تَشْعُرُوْنَ ﴿١٥٤﴾ وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَيْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوْعِ وَنَقْصٍ مِّنَ
الْاَمْوَالِ وَالْاَنْفُسِ وَالثَّمَرٰتِ ۭ وَبَشِّرِ الصّٰبِرِيْنَ ﴿١٥٥﴾ الَّذِيْنَ اِذَآ
اَصَابَتْهُمْ مُّصِيْبَةٌ ۙ قَالُوْٓا اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ ﴿١٥٦﴾

(147) یہی حق ہے جو آپ کے رب کی طرف سے ہے۔ اے رسول! آپ اس کی صحت وصداقت پر شک کرنے والوں میں سے نہ ہوں۔ (148) ہر امت کے لیے روحانی یا حسی جہت اور قبلہ ہے جس کی طرف وہ رخ کرتے ہیں۔ اسی کے پیش نظر امتوں کا قبلے میں اور اللہ کے مقرر کردہ احکام میں اختلاف ہے۔ مختلف امتوں کا قبلہ مختلف ہونا نقصان دہ نہیں اگر وہ اللہ کے حکم سے ہو۔ اے اہلِ ایمان! تمھیں جن خیر کے کاموں کا حکم دیا گیا ہے، انھیں بجا لانے میں ایک دوسرے سے آگے بڑھو۔ تم جہاں بھی ہوئے، اللہ تعالیٰ روزِ قیامت تمھیں تمھارے اعمال کا بدلہ دینے کے لیے ضرور جمع کرے گا۔ وہ تمھیں جمع کرنے اور بدلہ دینے سے عاجز نہیں بلکہ وہ ہر چیز پر پوری طرح قادر ہے۔ (149) اے نبی! آپ اور آپ کے پیروکار دنیا کے جس خطے میں نماز ادا کرنا چاہیں، اپنا رخ مسجد حرام کی طرف کر لیں۔ یہی حق ہے جو آپ پر آپ کے رب کی طرف سے نازل کیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ تمھارے عملوں سے ہرگز غافل نہیں بلکہ وہ سب اعمال سے واقف ہے اور وہ تمھیں ہر عمل کا بدلہ بھی دے گا۔ (150) اے نبی! آپ جس جگہ ہوں، نماز پڑھنے کا ارادہ ہو تو مسجد حرام کی طرف رخ کر لیں۔ اور اے اہلِ ایمان! تم بھی جس جگہ ہو اور نماز پڑھنا چاہو تو اسی قبلہ کی طرف رخ کر کے نماز پڑھو تا کہ کوئی تم پر اعتراض نہ کر سکے۔ جہاں تک ظالموں کی بات ہے تو وہ دشمنی اور عناد پر قائم رہیں گے اور کٹ حجتی سے بھی باز نہیں آئیں گے۔ ان سے ڈرنے کی ضرورت نہیں۔ ڈر بس اکیلے رب کا رکھو۔ اس کے احکام بجا لاؤ اور اس کے منع کیے ہوئے کاموں سے رک جاؤ۔ اللہ تعالیٰ نے نماز میں کعبہ کی طرف رخ کرنا اس لیے مشروع ٹھہرایا ہے کہ اس طرح وہ تمھیں دوسری امتوں سے نمایاں کر کے تم پر اپنی نعمت کی تکمیل فرمائے، نیز اس لیے کہ سب سے افضل قبلے کی طرف تمھاری راہنمائی کرے۔ (151) جس طرح ہم نے تم پر ایک دوسری نعمت بھی کی کہ ہم نے تمھی میں سے تمھاری طرف ایک رسول مبعوث کیا جو تمھیں ہماری آیتیں سناتا ہے۔ وہ تمھیں فضیلت والے نیک امور کا حکم دے کر اور گھٹیا ناجائز کاموں سے منع کر کے پاک صاف کرتا ہے، وہ تمھیں قرآن و سنت کی تعلیم دیتا ہے اور تمھیں دین و دنیا کی وہ باتیں سکھاتا ہے جن سے تم لاعلم ہو۔ (152) تم دل وزبان سے میرا ذکر کرو اور اعمال سے اس کا اظہار کرو تو میں تمھاری اچھی تعریف کر کے اور تمھاری حفاظت کر کے تمھارا ذکر کروں گا کیونکہ جیسا عمل ویسا بدلہ۔ ان انعامات پر میرا شکر کرو جو میں نے تم پر کیے ہیں، ان کی قدر کرو۔ ان کی ناقدری اور انکار کر کے اور حرام امور میں انھیں استعمال کر کے میری ناشکری نہ کرو۔ (153) اے ایمان والو! میری اطاعت کے امور بجا لاتے ہوئے اور میرے حکموں کو مانتے ہوئے صبر اور نماز کے ساتھ مدد طلب کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے، وہ ان کو توفیق دیتا اور ان کی خاص مدد کرتا ہے۔ (154) اے مومنو! تم اللہ کی راہ میں جہاد کرتے ہوئے جانیں قربان کرنے والوں کو مردے نہ کہو کہ جس طرح دوسرے لوگ مرتے ہیں، اسی طرح وہ بھی مر گئے بلکہ وہ اپنے رب کے ہاں زندہ ہیں لیکن تم ان کی زندگی کو نہیں سمجھ سکتے کیونکہ وہ ایک خاص زندگی ہے جس کی معرفت کا ذریعہ اللہ تعالیٰ کی وحی کے علاوہ کوئی نہیں۔ (155) ہم تمھیں مختلف طرح کی پریشانیوں میں ڈال کر تمھارا امتحان لیں گے۔ کبھی تم پر دشمن کا خوف مسلط کر دیں گے، کبھی کھانے پینے کی قلت سے بھوک کا مزہ چکھائیں گے، کبھی مالی نقصان کے ذریعے سے یا مال کا حصول مشکل بنا کر، کبھی آفات کے ذریعے سے لوگوں کو ہلاک کر کے، کبھی جنگ میں شہید کر کے اور کبھی زمینی پیداوار اور پھلوں کی کمی کر کے تمھیں آزمائیں گے۔ اے نبی! ان ساری آزمائشوں پر صبر کرنے والوں کو خوشخبری سنا دیں کہ اللہ تعالیٰ صبر کے بدلے میں انھیں دنیا وآخرت میں وہ کچھ دے گا کہ وہ خوش ہو جائیں گے۔ (156) صابر وہ ہیں جو ان تکلیفوں کے آنے پر تسلیم ورضا سے یہ کہتے ہیں کہ ہم اللہ تعالیٰ کی ملکیت ہیں، وہ ہمارے بارے میں جیسے چاہتا ہے تصرف کرتا ہے اور ہم روز قیامت اسی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں۔ اسی نے ہمیں پیدا کر کے مختلف انعامات سے نوازا اور آخر کار ہمیں اسی کے حضور پیش ہونا ہے۔

فوائد: ❀ تحویلِ قبلہ کے مسئلے پر لمبی گفتگو اس لیے کی کہ اس میں محمد رسول اللہ ﷺ کی نبوت کی صداقت کی دلیل ہے۔ ❀ بحث مباحثے میں پڑے بغیر اطاعتِ الٰہی میں لگے رہنا اور نیکی کے کاموں میں جلدی کرنا روزِ قیامت اہلِ ایمان کے لیے ان کے رب کے ہاں بہت نفع بخش ہوگا۔ ❀ اللہ تعالیٰ سے جوڑنے والے نیک اعمال متعدد اور کئی اقسام کے ہیں، اس لیے مومن کو اللہ تعالیٰ سے اجر کا طلب گار بنتے ہوئے ان اعمال میں ایک دوسرے سے سبقت کرنی چاہیے۔ ❀ اللہ عزوجل کے ذکر کی شان بہت عظیم ہے، اس طرح کہ اللہ تعالیٰ اس بندے کا تذکرہ معزز فرشتوں کے سامنے کر کے اسے جزا اور ثواب دیتا ہے۔ ❀ بندوں کو امتحان و آزمائش میں ڈالنا اللہ تعالیٰ کا طریقۂ کار رہا ہے۔ اس پر صبر کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ نے اجر عظیم عطا کرنے اور عزتوں والے مقامات سے نوازنے کا وعدہ کیا ہے۔

أُولَٰٓئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوَٰتٌ مِّن رَّبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ ۖ وَأُولَٰٓئِكَ هُمُ الْمُهْتَدُونَ ﴿١٥٧﴾
إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِن شَعَآئِرِ اللَّهِ ۖ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ أَوِ اعْتَمَرَ
فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَن يَطَّوَّفَ بِهِمَا ۚ وَمَن تَطَوَّعَ خَيْرًا فَإِنَّ اللَّهَ
شَاكِرٌ عَلِيمٌ ﴿١٥٨﴾ إِنَّ الَّذِينَ يَكْتُمُونَ مَآ أَنزَلْنَا مِنَ الْبَيِّنَٰتِ وَالْهُدَىٰ
مِن بَعْدِ مَا بَيَّنَّٰهُ لِلنَّاسِ فِي الْكِتَٰبِ ۙ أُولَٰٓئِكَ يَلْعَنُهُمُ اللَّهُ وَ
يَلْعَنُهُمُ اللَّٰعِنُونَ ﴿١٥٩﴾ إِلَّا الَّذِينَ تَابُوا وَأَصْلَحُوا وَبَيَّنُوا
فَأُولَٰٓئِكَ أَتُوبُ عَلَيْهِمْ ۚ وَأَنَا التَّوَّابُ الرَّحِيمُ ﴿١٦٠﴾ إِنَّ الَّذِينَ
كَفَرُوا وَمَاتُوا وَهُمْ كُفَّارٌ أُولَٰٓئِكَ عَلَيْهِمْ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَٰٓئِكَةِ
وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ ﴿١٦١﴾ خَٰلِدِينَ فِيهَا ۖ لَا يُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ
وَلَا هُمْ يُنظَرُونَ ﴿١٦٢﴾ وَإِلَٰهُكُمْ إِلَٰهٌ وَٰحِدٌ ۖ لَّآ إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ الرَّحْمَٰنُ
19 ع 11 3 الرَّحِيمُ ﴿١٦٣﴾ إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمَٰوَٰتِ وَالْأَرْضِ وَاخْتِلَٰفِ الَّيْلِ
وَالنَّهَارِ وَالْفُلْكِ الَّتِي تَجْرِي فِي الْبَحْرِ بِمَا يَنفَعُ النَّاسَ وَمَآ أَنزَلَ
اللَّهُ مِنَ السَّمَآءِ مِن مَّآءٍ فَأَحْيَا بِهِ الْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا
وَبَثَّ فِيهَا مِن كُلِّ دَآبَّةٍ وَتَصْرِيفِ الرِّيَٰحِ وَالسَّحَابِ
الْمُسَخَّرِ بَيْنَ السَّمَآءِ وَالْأَرْضِ لَأَيَٰتٍ لِّقَوْمٍ يَعْقِلُونَ ﴿١٦٤﴾

(157) مذکورہ صفات والے لوگوں کی تعریفیں اللہ تعالیٰ معزز ومقرب فرشتوں کے سامنے کرتا ہے اور ان پر اپنی رحمتوں کا نزول فرماتا ہے۔ یہی لوگ حق کے راہی ہیں۔

(158) صفا ومروہ کعبۃ اللہ کے قریب دو مشہور پہاڑیاں ہیں جو شریعت کے ظاہری نشانات میں سے ہیں۔ جو شخص حج یا عمرہ کے مناسک ادا کرنے کے لیے بیت اللہ کا قصد کرے تو اس پر ان دونوں کے درمیان سعی کرنے میں کوئی گناہ نہیں۔ ''گناہ نہیں'' کا اسلوبِ بیان اس لیے اختیار کیا گیا کہ کچھ مسلمانوں کے ذہن میں یہ تھا کہ یہ جاہلیت کی رسم ہے اور اس سعی سے گناہ ہوگا۔ اللہ تعالیٰ نے واضح فرما دیا کہ ایسا نہیں بلکہ یہ مناسکِ حج میں سے ہے۔ اور جو شخص مستحب امور کو دل کی خوشی سے خالص اللہ کو راضی کرنے کے لیے بجا لاتا ہے تو یقیناً اللہ بڑا قدردان ہے، انھیں قبول کر کے ان پر ثواب بھی دے گا۔ وہ علیم بھی ہے جو نیکی کرنے والوں اور ثواب کے مستحقین کو خوب جانتا ہے۔

(159) نبی ﷺ اور آپ کی شریعت کی صداقت کے وہ واضح دلائل جو ہم نے یہود ونصاریٰ کی کتابوں میں اتارے ہیں اور انھیں لوگوں کے لیے بالکل واضح کر دیا ہے، ان کو چھپانے والے یہود ونصاریٰ پر اللہ تعالیٰ لعنت کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فرشتے، انبیاء اور تمام لوگ بد دعا کرتے ہیں کہ اللہ انھیں اپنی رحمت سے دور کر دے۔

(160) البتہ جن لوگوں نے ان واضح آیات واحکام کو چھپانے کے جرم پر شرمندہ ہو کر بارگاہِ الٰہی میں رجوع کر لیا ہے اور انھوں نے اپنے ظاہر وباطن کی اصلاح کر لی ہے اور جو حق وہدایت انھوں نے چھپایا تھا، اس کی وضاحت بھی کر دی ہے تو میں اپنی اطاعت کی طرف ان کا رجوع قبول کرتا ہوں اور بندوں میں سے جو بھی توبہ کرے، میں اس کی توبہ قبول کرتا ہوں اور اس پر رحم کرتا ہوں۔

(161) جو لوگ توبہ کرنے سے پہلے کفر ہی پر مر گئے، وہ لوگ ملعون اور اللہ کی رحمت سے دور ہیں۔ فرشتوں اور تمام لوگوں کی بھی ان کے لیے یہی بد دعا ہے کہ یا اللہ! انھیں دھتکار کر اپنی رحمت سے دور کر دے۔

(162) یہ لعنت ان پر مسلسل پڑتی رہے گی اور ان سے ایک دن کے لیے بھی عذاب ہلکا نہیں کیا جائے گا اور نہ روزِ قیامت انھیں مہلت ہی ملے گی۔

(163) اور اے لوگو! تمھارا معبود برحق ایک ہی ہے جو اپنی ذات وصفات میں یکتا ہے۔ اس کے سوا کوئی معبود برحق نہیں۔ وہ رحمٰن ہے جو وسیع رحمت والا ہے، وہ رحیم ہے جو اپنے بندوں پر اس قدر مہربان ہے کہ اس کی نعمتیں گنتی اور شمار میں نہیں آتیں۔

(164) زمین وآسمان میں اور ان میں موجود تخلیق کے عجائبات میں، دن اور رات کے ایک دوسرے کے بعد آنے میں، لوگوں کی ضرورت کا سامانِ تجارت، کپڑے اور غلے وغیرہ کا بھاری بوجھ اٹھا کر سمندروں میں بحری جہازوں کے رواں دواں رہنے میں، آسمان سے بارش کے نازل ہونے میں جس سے اللہ تعالیٰ بے آباد زمین کو آباد کر کے کھیتی اور گھاس پیدا کرتا ہے، کائنات میں پھیلے جانداروں میں، مختلف سمتوں سے ہواؤں کے چلنے میں، زمین وآسمان کے درمیان مطیع بن کر چلنے والے بادلوں میں (ان سب امور میں) عقل ودانش رکھنے اور سمجھنے والوں کے لیے اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی وحدانیت کے واضح دلائل موجود ہیں۔

فوائد: ❀ بیت اللہ کا حج وعمرہ کرنے والوں کے لیے صفا اور مروہ کے درمیان سعی کرنا مسنون ہے۔ ❀ اللہ تعالیٰ کے نازل کردہ حق کو چھپانا بہت بڑا گناہ اور اس کی سزا نہایت شدید ہے۔ اسی طرح حق بات خلط ملط کر کے لوگوں کو بتانا اور رسولوں کی لائی ہوئی ہدایت کے متعلق لوگوں کو گمراہ کرنا بھی سخت کبیرہ گناہوں میں سے ہے۔

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّتَّخِذُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَنْدَادًا يُّحِبُّوْنَهُمْ كَحُبِّ
اللّٰهِ ۭ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ ۭ وَلَوْ يَرَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْٓا اِذْ
يَرَوْنَ الْعَذَابَ ۙ اَنَّ الْقُوَّةَ لِلّٰهِ جَمِيْعًا ۙ وَّاَنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعَذَابِ ﴿١٦٥﴾
اِذْ تَبَرَّاَ الَّذِيْنَ اتُّبِعُوْا مِنَ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْا وَرَاَوُا الْعَذَابَ وَ
تَقَطَّعَتْ بِهِمُ الْاَسْبَابُ ﴿١٦٦﴾ وَقَالَ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْا لَوْ اَنَّ لَنَا كَرَّةً
فَنَتَبَرَّاَ مِنْهُمْ كَمَا تَبَرَّءُوْا مِنَّا ۭ كَذٰلِكَ يُرِيْهِمُ اللّٰهُ اَعْمَالَهُمْ
20 ع 4 4 حَسَرٰتٍ عَلَيْهِمْ ۭ وَمَا هُمْ بِخٰرِجِيْنَ مِنَ النَّارِ ﴿١٦٧﴾ ع يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ كُلُوْا
مِمَّا فِي الْاَرْضِ حَلٰلًا طَيِّبًا ڮ وَّلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ ۭ
اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ﴿١٦٨﴾ اِنَّمَا يَاْمُرُكُمْ بِالسُّوْۗءِ وَالْفَحْشَاۗءِ وَاَنْ
تَقُوْلُوْا عَلَي اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿١٦٩﴾ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمُ اتَّبِعُوْا مَآ
اَنْزَلَ اللّٰهُ قَالُوْا بَلْ نَتَّبِعُ مَآ اَلْفَيْنَا عَلَيْهِ اٰبَاۗءَنَا ۭ اَوَلَوْ كَانَ
اٰبَاۗؤُھُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ شَـيْـــًٔا وَّلَا يَهْتَدُوْنَ ﴿١٧٠﴾ وَمَثَلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا
كَمَثَلِ الَّذِيْ يَنْعِقُ بِمَا لَا يَسْمَعُ اِلَّا دُعَاۗءً وَّنِدَاۗءً ۭ صُمٌّۢ بُكْمٌ
عُمْيٌ فَهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ ﴿١٧١﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُلُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ
مَا رَزَقْنٰكُمْ وَاشْكُرُوْا لِلّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ اِيَّاهُ تَعْبُدُوْنَ ﴿١٧٢﴾

(165) اتنے واضح دلائل کے باوجود کچھ لوگ اللہ کے سوا اوروں کو معبود بناتے ہیں اور انھیں اللہ تعالیٰ کا ساجھی اور ہمسر قرار دیتے ہیں۔ ان سے وہ اس طرح محبت کرتے ہیں جیسے اللہ سے محبت کرتے ہیں۔ ایمان والے اُس سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ سے محبت کرتے ہیں جتنی وہ اپنے معبودوں سے محبت کرتے ہیں کیونکہ اہلِ ایمان اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراتے اور وہ آسانی اور تنگی میں اسی سے محبت کرتے ہیں۔ اس کے برعکس یہ لوگ صرف آسانی اور خوشحالی میں اپنے باطل معبودوں سے محبت کرتے ہیں جبکہ مشکلات میں وہ بھی اللہ کے سوا کسی کو نہیں پکارتے۔ شرک وکفر اور برائیوں کا ارتکاب کرنے والے یہ ظالم لوگ اگر آخرت میں ہونے والی اپنی حالت کو دیکھ لیں جب وہ عذاب کا مشاہدہ کریں گے تو انھیں یقین ہو جائے کہ طاقت کا سرچشمہ صرف اللہ تعالیٰ کی ذات ہے۔ وہ اپنے نافرمانوں کو سخت سزا دینے والا ہے۔ اگر یہ لوگ اس منظر کو اب دنیا میں دیکھ لیتے تو اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتے۔ (166) یہ اس وقت ہوگا جب دنیاوی پیر اور گمراہی کے سرغنے اپنے کمزور مریدوں اور پیروکاروں سے براءت کا اعلان کریں گے، جب وہ قیامت کی ہولناکیاں اور اس کی سختیاں اور مصائب اپنے سامنے دیکھیں گے اور ان کی نجات کے تمام ممکنہ اسباب ووسائل منقطع ہو جائیں گے۔ (167) اپنے بڑوں کے پیروکار اور کمزور لوگ کہیں گے: کاش! ہماری دنیا کی طرف دوبارہ واپسی ہو جائے تو ہم اپنے سرداروں اور پیروں سے اسی طرح اظہارِ براءت کریں جس طرح وہ ہم سے کر رہے ہیں۔ آخرت میں شدید عذاب کے ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ انھیں اکابر کی اندھی تقلید کا انجام بھی دکھائے گا۔ وہ حسرت وندامت کے آنسو بہائیں گے مگر کبھی آگ سے نکل نہیں سکیں گے۔ (168) اے لوگو! حلال اور جائز طریقے سے حاصل ہونے والی زمین کی پیداوار اور جانور جن کے لیے استعمال ہونے والی کمائی حلال ہو اور وہ بذاتِ خود پاک ہوں، خبیث اور نجس نہ ہوں، تو ان کا کھانا تمھارے لیے حلال ہے۔ شیطان کی راہوں پر نہ چلو، وہ تمھیں دھوکے میں مبتلا کر دے گا کیونکہ وہ تمھارا کھلا دشمن ہے اور عقل مند کے لیے ایسے دشمن کی پیروی کیسے جائز ہو سکتی ہے جو ہر وقت اسے گمراہ کرنے اور اذیت دینے کے درپے ہو! (169) وہ ہمیشہ تمھیں کبیرہ گناہوں اور بدترین نافرمانیوں پر اکساتا ہے اور وہ تمھیں حکم دیتا ہے کہ تم عقائد اور دیگر شرعی احکام میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی تعلیمات کو نظر انداز کر کے اللہ پر جھوٹ باندھو۔ (170) جب ان کفار سے کہا جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نازل کیے ہوئے نور وہدایت کی پیروی کرو تو وہ محض ضد کی بنا پر کہتے ہیں کہ ہم تو اپنے آباء واجداد کے عقائد اور رسم ورواج کو اپنائیں گے۔ اگر ان کے آباء واجداد کو نور وہدایت کی ذرہ بھر سمجھ نہ ہو اور نہ انھیں اس حق کی شناسائی ہو جسے اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے تو کیا پھر بھی یہ انھی کی اتباع کریں گے؟! (171) اپنے آباء واجداد کی پیروی کرنے میں ان کافروں کی مثال اس چرواہے کی طرح ہے جو اپنے جانوروں کو آواز لگاتا ہے تو وہ اس کی آواز سنتے ہیں لیکن بات نہیں سمجھتے۔ وہ ایسے بہرے ہیں کہ حق کو سن کر اس سے فائدہ نہیں اٹھا سکتے، وہ گونگے ہیں کہ ان کی زبانوں سے حق نہیں نکلتا، وہ اندھے ہیں کہ انھیں حق دکھائی بھی نہیں دیتا، اس لیے جس ہدایت کی طرف آپ انھیں بلاتے ہیں، وہ ان کی سمجھ میں نہیں آتی۔ (172) اے لوگو جو اللہ پر ایمان لائے ہو اور جنھوں نے اس کے رسول کی اتباع کی ہے! اس پاکیزہ رزق میں سے کھاؤ جو اللہ تعالیٰ نے تمھیں دیا اور اسے تمھارے لیے جائز قرار دیا ہے اور اللہ کی دی ہوئی نعمتوں پر اس کا ظاہری اور باطنی شکر بجا لاؤ۔ اللہ تعالیٰ کے شکر کے طریقوں میں سے ایک یہ ہے کہ اس کی اطاعت والے کام کرو اور اس کی نافرمانی سے بچو، اگر واقعی تم صرف اس اکیلے کی بندگی کرتے ہو اور کسی کو اس کا شریک نہیں بناتے۔

فوائد: ❀ اہلِ ایمان ہی تمام مخلوقات سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ سے محبت کرنے والے ہیں کیونکہ وہ تنگی اور آسانی ہر حال میں اس کی اطاعت کرتے ہیں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراتے۔ ❀ روزِ قیامت تمام تعلقات ختم ہو جائیں گے اور ہر دوست دوسرے دوست سے اظہارِ براءت کرے گا۔ صرف وہ تعلق باقی رہے گا جو خالص اللہ تعالیٰ کے لیے ہوگا۔ ❀ شیطان کی مختلف خفیہ تدبیروں اور گمراہ کرنے کے نت نئے طریقوں سے ہوشیار رہنا چاہیے۔ وہ خواہشاتِ نفس کے ہتھیار کو بڑے مؤثر انداز میں استعمال کرتا ہے۔ ❀ مخلوق کی اکثر گمراہی کا سبب عقل استعمال نہ کرنا، اپنے بڑوں کی گمراہی میں پیروی کرنا اور بغیر سوچے سمجھے ان کی اندھی تقلید کرنا ہے۔ ❀ بندے کا اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ نعمتوں، عقل وسماعت اور بصارت سے فائدہ نہ اٹھانا، اسے اس جانور کی طرح بنا دیتا ہے جو ان نعمتوں سے محروم ہے۔

إِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَالدَّمَ وَلَحْمَ الْخِنْزِيرِ وَمَا أُهِلَّ بِهِ
لِغَيْرِ اللّٰهِ ۚ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ فَلَآ إِثْمَ عَلَيْهِ ۚ إِنَّ اللّٰهَ
غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿١٧٣﴾ إِنَّ الَّذِينَ يَكْتُمُونَ مَآ أَنْزَلَ اللّٰهُ مِنَ الْكِتٰبِ وَ
يَشْتَرُونَ بِهِ ثَمَنًا قَلِيلًا ۙ أُولٰٓئِكَ مَا يَأْكُلُونَ فِي بُطُونِهِمْ إِلَّا
النَّارَ وَلَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَا يُزَكِّيهِمْ ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ
أَلِيمٌ ﴿١٧٤﴾ أُولٰٓئِكَ الَّذِينَ اشْتَرَوُا الضَّلٰلَةَ بِالْهُدٰى وَالْعَذَابَ
بِالْمَغْفِرَةِ ۚ فَمَآ أَصْبَرَهُمْ عَلَى النَّارِ ﴿١٧٥﴾ ذٰلِكَ بِأَنَّ اللّٰهَ نَزَّلَ
الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ ۗ وَإِنَّ الَّذِينَ اخْتَلَفُوا فِي الْكِتٰبِ لَفِي شِقَاقٍ
بَعِيدٍ ﴿١٧٦﴾ ۞ لَيْسَ الْبِرَّ أَنْ تُوَلُّوا وُجُوهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَ
الْمَغْرِبِ وَلٰكِنَّ الْبِرَّ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ
وَالْكِتٰبِ وَالنَّبِيّٖنَ ۚ وَاٰتَى الْمَالَ عَلٰى حُبِّهِ ذَوِي الْقُرْبٰى
وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِينَ وَابْنَ السَّبِيلِ ۙ وَالسَّآئِلِينَ وَفِي
الرِّقَابِ ۚ وَأَقَامَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَى الزَّكٰوةَ ۚ وَالْمُوفُونَ بِعَهْدِهِمْ
إِذَا عٰهَدُوا ۚ وَالصّٰبِرِينَ فِي الْبَأْسَآءِ وَالضَّرَّآءِ وَحِينَ
الْبَأْسِ ۗ أُولٰٓئِكَ الَّذِينَ صَدَقُوا ۖ وَأُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُتَّقُونَ ﴿١٧٧﴾

21 ع 5

(173) اللہ تعالیٰ نے تم پر صرف ان جانوروں کا کھانا حرام کیا ہے جو شرعی طریقے کے مطابق ذبح کیے بغیر مر جائیں۔ اس کے علاوہ بہنے والا خون، خنزیر کا گوشت اور جس پر ذبح کرتے وقت اللہ کے سوا کسی اور کا نام لیا گیا ہو، وہ بھی حرام ہیں۔ البتہ جب آدمی اتنا مجبور ہو جائے کہ ان چیزوں میں سے کوئی چیز کھانے کے سوا کوئی چارہ نہ ہو اور وہ حد سے گزرنے والا بھی نہ ہو تو پھر بقدر ضرورت کھا سکتا ہے۔ اس صورت میں اس پر کوئی گناہ یا سزا نہیں ہے۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ اپنے توبہ کرنے والے بندوں کو بہت زیادہ معاف کرنے والا اور ان پر نہایت مہربان ہے۔ اس کی رحمت و مہربانی ہی کا ایک مظہر یہ ہے کہ مجبوری کی حالت میں ان حرام اور ممنوع چیزوں کے کھانے والے سے اس نے درگزر فرما دیا ہے۔

(174) جو لوگ اللہ تعالیٰ کی نازل کی ہوئی کتابوں اور ان میں وارد حق اور محمد کریم ﷺ کی نبوت وصداقت کے دلائل کو چھپاتے ہیں جیسا کہ یہود و نصاریٰ ریاست و اقتدار اور مال و جاہ کے معمولی فائدے کے لیے یہ کام کرتے ہیں، وہ درحقیقت اپنے پیٹوں میں جہنم کی آگ بھر رہے ہیں کیونکہ اس کی وجہ سے انھیں جہنم کا عذاب ہوگا۔ اللہ ان سے ایسا کلام نہیں کرے گا جس کو وہ پسند کرتے ہوں بلکہ وہ کلام کرے گا جو انھیں برا لگے گا اور نہ انھیں گناہوں سے پاک کرے گا، نہ ان کی تعریف کرے گا بلکہ ان کے لیے تکلیف دہ عذاب ہوگا۔

(175) لوگوں کی ضرورت کا علم چھپانے والے ہی وہ لوگ ہیں جنھوں نے علم حق چھپا کر ہدایت کے بدلے گمراہی خریدی اور مغفرت کے بجائے عذاب کے بیوپاری بنے۔ یہ آگ میں لے جانے والے کام کرنے میں اتنے دلیر ہیں کہ انھیں اس عذابِ آتش کی پروا ہی نہیں۔

(176) یہ سزا علم و ہدایت چھپانے پر ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے آسمانی کتابیں حق کے ساتھ نازل فرمائیں اور اس کا تقاضا ہے کہ انھیں بیان کیا جائے نہ کہ چھپایا جائے۔ یقیناً جن لوگوں نے کتب الٰہیہ میں اختلاف کیا ہے اور ان کے بعض حصوں پر ایمان لائے ہیں اور بعض کو چھپائے ہوئے ہیں، وہ یقیناً راہِ حق کے تارک و مخالف اور اس سے دور ہیں۔ (177) اللہ تعالیٰ کی پسندیدہ نیکی صرف یہ نہیں کہ مشرق یا مغرب کی طرف رخ کیا جائے یا اس میں اختلاف کیا جائے۔ یہ تو اطاعت کی ایک ظاہری علامت ہے۔ اصل نیکی اور خیر تو اس بندے کی ہے جو اللہ تعالیٰ کے معبود یکتا ہونے پر ایمان لائے، یوم آخرت، تمام فرشتوں، ساری آسمانی کتابوں اور بلاتفریق سارے نبیوں پر ایمان لائے۔ حقیقی نیکی تو اس کی ہے جس نے مال کی چاہت اور محبت کے باوجود اسے قرابت داروں، حد بلوغت تک پہنچنے سے پہلے باپ کے سائے سے محروم ہونے والوں، یعنی یتیموں، ضرورت مندوں، اپنے گھر والوں اور وطن سے دور مسافروں اور کسی ضرورت کے تحت مجبوراً سوال کرنے والوں پر خرچ کیا اور گردنوں کو غلامی اور قید سے نکالنے کے لیے مال لگایا۔ اور وہ بندہ بھی نیک ہے جس نے اللہ کے حکم کے مطابق پوری نماز پڑھی، فرض زکاۃ ادا کی اور وہ لوگ بھی نیک ہیں جو عہد کر کے اس کی پاسداری کرتے ہیں، جو فقر و فاقہ، مصائب اور بیماری کے وقت صبر کرتے ہیں اور جہاد و قتال کی سختیوں کو برداشت کرتے ہیں اور راہِ فرار اختیار نہیں کرتے۔ مذکورہ صفات کے حامل افراد ہی اپنے ایمان اور اعمال میں سچے ہیں۔ اور یہی لوگ متقی ہیں کیونکہ انھوں نے اپنے اعمال سے ثابت کیا کہ وہ اللہ کے ہر حکم کی تعمیل کرتے اور اس کے منع کیے ہوئے کاموں سے رک جاتے ہیں۔

فوائد: ❀ روز قیامت شدید ترین عذاب اس شخص کو ہوگا جو اللہ کے نازل کردہ علم اور رسولوں کی لائی ہوئی ہدایات کو چھپاتا ہے۔

❀ اللہ تعالیٰ کے اپنے ایمان والے بندوں پر انعامات میں سے ایک انعام یہ بھی ہے کہ اس نے حرام چیزیں تھوڑی اور محدود رکھی ہیں جبکہ مباح اور حلال چیزیں بہت زیادہ اور لامحدود ہیں۔

❀ نیکی جو اللہ تعالیٰ کو پسند ہے، وہ ہے جو ایمان اور عمل صالح سے مزین ہو، صرف ظاہری چیزوں کو تھامے رکھنا اللہ تعالیٰ کے ہاں کافی نہیں۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِصَاصُ فِي الْقَتْلٰى ۭ اَلْحُرُّ
بِالْحُرِّ وَالْعَبْدُ بِالْعَبْدِ وَالْاُنْثٰى بِالْاُنْثٰى ۭ فَمَنْ عُفِيَ لَهٗ مِنْ اَخِيْهِ
شَيْءٌ فَاتِّبَاعٌۢ بِالْمَعْرُوْفِ وَاَدَاۗءٌ اِلَيْهِ بِاِحْسَانٍ ۭ ذٰلِكَ تَخْفِيْفٌ مِّنْ
رَّبِّكُمْ وَرَحْمَةٌ ۭ فَمَنِ اعْتَدٰى بَعْدَ ذٰلِكَ فَلَهٗ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿178﴾ وَ
لَكُمْ فِي الْقِصَاصِ حَيٰوةٌ يّٰٓاُولِي الْاَلْبَابِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ﴿179﴾
كُتِبَ عَلَيْكُمْ اِذَا حَضَرَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ اِنْ تَرَكَ خَيْرَۨا ښ الْوَصِيَّةُ
لِلْوَالِدَيْنِ وَالْاَقْرَبِيْنَ بِالْمَعْرُوْفِ ۚ حَقًّا عَلَي الْمُتَّقِيْنَ ﴿180﴾ فَمَنْۢ
بَدَّلَهٗ بَعْدَ مَا سَمِعَهٗ فَاِنَّمَآ اِثْمُهٗ عَلَي الَّذِيْنَ يُبَدِّلُوْنَهٗ ۭ
اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿181﴾ فَمَنْ خَافَ مِنْ مُّوْصٍ جَنَفًا اَوْ اِثْمًا
فَاَصْلَحَ بَيْنَهُمْ فَلَآ اِثْمَ عَلَيْهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿182﴾ ع يٰٓاَيُّهَا 22 ع 6 6
الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَي الَّذِيْنَ
مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ﴿183﴾ اَيَّامًا مَّعْدُوْدٰتٍ ۭ فَمَنْ كَانَ
مِنْكُمْ مَّرِيْضًا اَوْ عَلٰي سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَيَّامٍ اُخَرَ ۭ وَعَلَي
الَّذِيْنَ يُطِيْقُوْنَهٗ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِيْنٍ ۭ فَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا
فَهُوَ خَيْرٌ لَّهٗ ۭ وَاَنْ تَصُوْمُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿184﴾

(178) اللہ پر ایمان لانے اور اس کے رسول کی اتباع کرنے والو! جو شخص تم میں سے کسی دوسرے مسلمان کو جان بوجھ کر زیادتی کرتے ہوئے قتل کر دے تو قاتل کو اس کے جرم کے بدلے میں قتل کرنا تم پر فرض کر دیا گیا ہے۔ آزاد، آزاد کے بدلے، غلام، غلام کے بدلے اور عورت، عورت کے بدلے میں قتل کی جائے۔ اگر مقتول مرنے سے پہلے معاف کر جائے یا اس کے ورثاء دِیَت کے بدلے معاف کر دیں (دیت سے مراد شریعت کا مقرر کردہ وہ مال ہے جو قاتل اپنی معافی کے بدلے میں دیتا ہے) تو معاف کرنے والے پر لازم ہے کہ وہ قانون کے مطابق معروف طریقہ اپنائے۔ نہ تو معاف کر کے احسان جتلائے اور نہ طعن و تشنیع کے ذریعے اسے اذیت پہنچائے۔ قاتل بھی ٹال مٹول نہ کرے بلکہ اچھے طریقے سے دیت ادا کرے۔ اصل تو بدلے میں قتل ہی تھا، یہ دیت لینا اور دینا اس امت پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے تخفیف اور خاص رحمت ہے۔ اگر کوئی معاف کرنے اور دیت لینے کے بعد قاتل پر زیادتی کرے تو اسے اللہ کی طرف سے دردناک عذاب ہوگا۔ (179) اس قصاص میں جسے اللہ نے مشروع قرار دیا ہے، تمھارے لیے زندگی ہے، اس سے تمھارے خون محفوظ رہیں گے اور کوئی دوسرے پر زیادتی نہیں کرے گا۔ اللہ تعالیٰ کا تقویٰ رکھنے، اس کی شریعت کے سامنے سرِ تسلیم خم کرنے اور اس کے احکام پر عمل کرنے والے اصحابِ عقل و دانش ہی اس حکمت کا ادراک رکھتے ہیں۔ (180) تم پر یہ بات بھی فرض کر دی گئی ہے کہ جب تم میں سے کسی کے پاس مال کثیر ہو اور اس پر موت کی علامات اور اسباب ظاہر ہو جائیں تو وہ اپنے والدین اور قرابت داروں کے بارے میں وصیت کر دے، جس کی شریعت نے یہ حد مقرر کی ہے کہ وصیت ایک تہائی ($\frac{1}{3}$) مال سے زیادہ کی نہ ہو۔ ایسا کرنا متقی لوگوں کے لیے تاکیدی حکم ہے۔ یہ حکم آیاتِ وراثت کے نازل ہونے سے پہلے تھا۔ آیاتِ میراث نے ہر وارث اور اس کے حصے کو واضح کر دیا ہے۔ حصہ دار کے علاوہ کے حق میں زیادہ سے زیادہ ایک تہائی ($\frac{1}{3}$) مال کی وصیت جائز رکھی گئی ہے۔ (181) پھر جس نے وصیت میں کمی بیشی کی یا وصیت کا علم ہو جانے کے بعد اس پر عمل روکا یا اسے چھپایا تو اس جرم کا گناہ بدلنے والوں کو ہوگا، وصیت کرنے والے کو نہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے اقوال سننے والا اور افعال دیکھنے والا ہے، ان کا کوئی قول و فعل اس سے اوجھل نہیں۔ (182) جسے وصیت کرنے والے کے بارے میں علم ہو کہ اس نے وصیت میں حق سے انحراف کیا ہے یا ظلم کیا ہے اور اس نے خیر خواہی کرتے ہوئے اس تحریر یا وصیت کو درست کر دیا، یا وصیت کے بارے میں اختلاف کرنے والوں میں صلح کرا دی تو وہ گناہ گار نہیں بلکہ اصلاح کرنے پر اجر کا حقدار ہوگا۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ اپنے توبہ کرنے والے بندوں کو بخشنے والا اور ان پر رحم کرنے والا ہے۔ (183) اے اللہ پر ایمان رکھنے اور اس کے رسول کی اتباع کرنے والو! تم پر تمھارے رب کی طرف سے روزے فرض کیے گئے ہیں جس طرح تم سے پہلی امتوں پر فرض کیے گئے تھے تاکہ تم اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور اعمال صالحہ کو اپنے اور عذابِ الٰہی کے درمیان ڈھال بنا سکو۔ اعمال صالحہ میں سے عذاب سے نجات دلانے والا سب سے اہم عمل روزہ ہے۔ (184) تم پر جو روزے فرض کیے گئے ہیں وہ سال میں تھوڑے سے دن ہیں، تاہم تم میں سے جس کو ایسی بیماری لاحق ہو جس میں روزہ رکھنا مشکل ہو یا کوئی مسافر ہو تو وہ روزہ چھوڑ سکتا ہے، پھر وہ ان چھوڑے ہوئے روزوں کی بعد میں قضا ادا کر لے۔ روزہ رکھنے کی طاقت رکھنے والے جب روزہ چھوڑ دیں تو وہ ہر روزے کے بدلے میں ایک مسکین کو بطور فدیہ کھانا کھلائیں۔ جو ایک سے زائد مسکین کو کھانا کھلائے یا روزے رکھنے کے ساتھ کھانا بھی کھلائے تو یہ اس کے لیے بہتر ہے۔ اگر تمھیں روزے کی فضیلت کا اندازہ ہو جائے تو تمھیں معلوم ہو جائے گا کہ استطاعت والے کے لیے روزہ چھوڑنے اور فدیہ دینے سے روزہ رکھنا افضل ہے۔ یہ حکم روزوں کی فرضیت کے ابتدائی دنوں میں تھا کہ جو چاہے روزہ رکھ لے اور جو چاہے روزہ چھوڑ کر فدیہ دے دے، پھر اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے ہر بالغ، طاقت رکھنے والے پر روزے فرض کر دیے۔

فوائد: ❀ انسانی جانوں کا تحفظ رکھنے اور ظلم و زیادتی کو ختم کرنے میں سب سے بڑی چیز اللہ تعالیٰ کے مقرر کیے ہوئے نظام قصاص کا عملی نفاذ ہے، خواہ وہ قصاص قتل کا ہو یا اس سے کم تر کسی چیز کا۔ ❀ وصیت کی اہمیت کا بیان، بالخصوص جب کسی کے پاس کوئی ایسی چیز ہو جس کے بارے میں وہ وصیت کرنا چاہتا ہو، نیز کسی کی وصیت میں ردوبدل کرنے والے کے گناہ کی شدت کا بیان۔

شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِيٓ اُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْاٰنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَ
بَيِّنٰتٍ مِّنَ الْهُدٰى وَالْفُرْقَانِ ۚ فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ
فَلْيَصُمْهُ ۭ وَمَنْ كَانَ مَرِيْضًا اَوْ عَلٰى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَيَّامٍ اُخَرَ ۭ
يُرِيْدُ اللّٰهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيْدُ بِكُمُ الْعُسْرَ ۡ وَلِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ
وَلِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰى مَا هَدٰىكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿١٨٥﴾ وَاِذَا
سَاَلَكَ عِبَادِيْ عَنِّيْ فَاِنِّيْ قَرِيْبٌ ۭ اُجِيْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا
دَعَانِ فَلْيَسْتَجِيْبُوْا لِيْ وَلْيُؤْمِنُوْا بِيْ لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُوْنَ ﴿١٨٦﴾
اُحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ الصِّيَامِ الرَّفَثُ اِلٰى نِسَاۗىِٕكُمْ ۭ هُنَّ
لِبَاسٌ لَّكُمْ وَاَنْتُمْ لِبَاسٌ لَّهُنَّ ۭ عَلِمَ اللّٰهُ اَنَّكُمْ كُنْتُمْ
تَخْتَانُوْنَ اَنْفُسَكُمْ فَتَابَ عَلَيْكُمْ وَعَفَا عَنْكُمْ ۚ فَالْـٰٔنَ
بَاشِرُوْهُنَّ وَابْتَغُوْا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَكُمْ ۠ وَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى
يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْاَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْاَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ ۠
ثُمَّ اَتِمُّوا الصِّيَامَ اِلَى الَّيْلِ ۚ وَلَا تُبَاشِرُوْهُنَّ وَاَنْتُمْ
عٰكِفُوْنَ ۙ فِي الْمَسٰجِدِ ۭ تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ فَلَا تَقْرَبُوْهَا ۭ
كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ اٰيٰتِهٖ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ ﴿١٨٧﴾

(185) رمضان کا مہینہ وہ ہے جس میں پائی جانے والی لیلۃ القدر میں نبی اکرم ﷺ پر قرآن کے نزول کا آغاز ہوا۔ اسے اللہ تعالیٰ نے لوگوں کی ہدایت کے لیے اتارا ہے۔ اس میں ہدایت کے واضح دلائل ہیں اور یہ حق و باطل میں امتیاز کرنے والا ہے۔ جو صحت مند شخص قیام پذیر ہونے کی حالت میں یہ مہینہ پائے، تو اس پر اس مہینے کے روزے رکھنا فرض ہے۔ جو بیمار ہو اور روزے رکھنا اس کے لیے تکلیف کا باعث ہو یا وہ مسافر ہو تو اس کے لیے روزہ چھوڑنا جائز ہے لیکن ان چھوڑے ہوئے روزوں کی بعد میں قضا ادا کرنا اس پر واجب ہے۔ اللہ تعالیٰ شریعت میں تمھارے لیے آسانی کا ارادہ رکھتا ہے، تنگی نہیں چاہتا تاکہ تم مہینے کی گنتی پوری کر لو۔ رمضان کے اختتام پر اور عید کے روز اللہ تعالیٰ کی کبریائی بیان کرو اس وجہ سے کہ اس نے تمھیں روزے رکھنے کی توفیق عطا فرمائی اور مہینے کے مکمل روزے رکھنے پر تمھاری خاص مدد فرمائی، تاکہ تم اللہ تعالیٰ کے اس پسندیدہ دین کی طرف راہنمائی ملنے پر اس کا شکر ادا کر سکو۔

(186) اے نبی! جب میرے بندے آپ سے پوچھیں کہ ہمارا رب کتنا قریب ہے اور ہماری دعائیں کیسے قبول کرتا ہے تو انھیں بتا دیں کہ میں ان کے انتہائی قریب ہوں، ان کے احوال سے آگاہ ہوں اور ان کی دعائیں سنتا ہوں، لہٰذا انھیں واسطوں، وسیلوں یا آوازیں بلند کرنے کی ضرورت نہیں۔ جب بھی کوئی مخلص ہو کر مجھ سے دعا کرتا ہے، میں اس کی دعا قبول کرتا ہوں، لہٰذا انھیں چاہیے کہ میرے حکموں کے فرماں بردار بن کر رہیں اور اپنے ایمان پر ثابت قدم رہیں۔ دعاؤں کی قبولیت میں میرے نزدیک یہ سب سے مؤثر اور نفع بخش وسیلے ہیں۔ عین ممکن ہے، اس طرح وہ اپنے دینی اور دنیاوی معاملات میں رُشد و ہدایت والی سیدھی راہ پر رہیں۔

(187) پہلے پہل آدمی کے لیے یہ حکم تھا کہ جب وہ رمضان کی راتوں میں سو جاتا، پھر فجر سے پہلے اٹھ جاتا تو کھانا کھانا یا بیوی سے مباشرت کرنا اس پر حرام تھا۔ فرمایا: اے اہلِ ایمان! اللہ تعالیٰ نے اس حکم کو منسوخ کر کے تمھارے لیے رمضان کی راتوں میں بیویوں سے جماع کرنا جائز قرار دیا، چنانچہ تمھاری بیویاں تمھارے لیے ستر پوشی اور پاکدامنی کا ذریعہ ہیں اور تم ان کے لیے ستر پوشی اور پاک بازی کا سبب ہو۔ تم میں سے کوئی ایک دوسرے سے بے نیاز نہیں ہو سکتا۔ اللہ تعالیٰ کے علم میں تھا کہ تم اللہ تعالیٰ کے منع کردہ کاموں کا ارتکاب کر کے اپنے نفسوں سے خیانت کرو گے، لہٰذا اس نے تم پر رحم کیا، توجہ فرمائی اور تم پر تخفیف اور نرمی کر دی، لہٰذا اب تم رمضان کی رات میں ان سے مباشرت کر سکتے ہو اور اللہ تعالیٰ نے تمھارے مقدر میں جو اولاد رکھی ہے، اسے طلب کرو اور پوری رات طلوعِ فجر تک کھاؤ پیو۔ طلوع فجر سے وہ روشنی مراد ہے جو رات کی تاریکی سے پھوٹتی ہے، پھر طلوعِ فجر سے غروبِ آفتاب تک روزہ توڑنے والے تمام امور سے رک کر روزے کو مکمل کرو۔ تم اپنی بیویوں سے مباشرت نہ کرو اس حال میں کہ تم مساجد میں اعتکاف بیٹھے ہوئے ہو کیونکہ اس سے اعتکاف باطل ہو جائے گا۔ مذکورہ بالا احکام حلال و حرام کے درمیان اللہ تعالیٰ کی حدیں ہیں، لہٰذا کبھی ان کے قریب نہ جانا۔ جو اللہ تعالیٰ کی حدوں کے قریب گیا، ہو سکتا ہے کہ وہ حرام کا ارتکاب کر لے۔ ان احکام کی اس قدر تفصیل اور وضاحت کر کے اللہ تعالیٰ لوگوں کے لیے اپنی آیات کھول کر بیان کر رہا ہے تاکہ وہ اس کے حکموں پر عمل کر کے اور اس کے منع کیے ہوئے کاموں سے باز آ کر اس کے عذاب سے بچ سکیں۔

فوائد: ❀ اللہ تعالیٰ نے رمضان کو روزوں کا مہینہ بنا کر اور اس میں قرآن نازل کر کے اسے شرف و فضل بخشا ہے۔ یہی قرآن کا مہینہ ہے، اس لیے نبی ﷺ رمضان میں جبریل علیہ السلام کے ساتھ قرآن کا دور فرماتے اور باقی مہینوں کی نسبت اس میں عبادت زیادہ محنت سے کرتے۔ ❀ اسلامی شریعت اپنے اصول و فروع میں آسانی فراہم کرنے اور تنگی دور کرنے پر قائم ہے۔ اللہ تعالیٰ نے دین کے معاملے میں ہم پر کوئی تنگی نہیں رکھی۔ ❀ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے انتہائی قریب ہے، وہ ان کا احاطہ کیے ہوئے ہے اور وہ ان کے احوال سے پوری طرح آگاہ ہے۔ یہی وجہ ہے کہ وہ ان کی دعائیں سنتا اور ان کی دادرسی کرتا ہے۔ ❀ اعتکاف کرنا مسنون ہے، جس کا مطلب ہے عبادت کے لیے اپنے آپ کو مسجد میں روک لینا، اس لیے اعتکاف کرنے والے کو ہر اس چیز سے روک دیا جاتا ہے جو اعتکاف کے مقاصد کے منافی ہو، انھی چیزوں میں سے ایک بیوی سے مباشرت ہے۔

وَلَا تَاْكُلُوْٓا اَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ وَتُدْلُوْا بِهَآ
اِلَى الْحُكَّامِ لِتَاْكُلُوْا فَرِيْقًا مِّنْ اَمْوَالِ النَّاسِ
بِالْاِثْمِ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۱۸۸﴾ يَسْــَٔلُوْنَكَ عَنِ الْاَهِلَّةِ ؕ 23 ع 6 7
قُلْ هِيَ مَوَاقِيْتُ لِلنَّاسِ وَالْحَجِّ ؕ وَلَيْسَ الْبِرُّ بِاَنْ
تَاْتُوا الْبُيُوْتَ مِنْ ظُهُوْرِهَا وَلٰكِنَّ الْبِرَّ مَنِ اتَّقٰى ۚ
وَاْتُوا الْبُيُوْتَ مِنْ اَبْوَابِهَا ۪ وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ
تُفْلِحُوْنَ ﴿۱۸۹﴾ وَقَاتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ الَّذِيْنَ
يُقَاتِلُوْنَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوْا ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ
الْمُعْتَدِيْنَ ﴿۱۹۰﴾ وَاقْتُلُوْهُمْ حَيْثُ ثَقِفْتُمُوْهُمْ وَاَخْرِجُوْهُمْ
مِّنْ حَيْثُ اَخْرَجُوْكُمْ وَالْفِتْنَةُ اَشَدُّ مِنَ الْقَتْلِ ۚ وَلَا
تُقٰتِلُوْهُمْ عِنْدَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ حَتّٰى يُقٰتِلُوْكُمْ
فِيْهِ ۚ فَاِنْ قٰتَلُوْكُمْ فَاقْتُلُوْهُمْ ؕ كَذٰلِكَ جَزَآءُ
الْكٰفِرِيْنَ ﴿۱۹۱﴾ فَاِنِ انْتَهَوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۹۲﴾
وَقٰتِلُوْهُمْ حَتّٰى لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ وَّيَكُوْنَ الدِّيْنُ
لِلّٰهِ ؕ فَاِنِ انْتَهَوْا فَلَا عُدْوَانَ اِلَّا عَلَى الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۹۳﴾

(188) تم میں سے کوئی دوسرے کا مال ناجائز طریقے، جیسے چوری، غصب اور دھوکا دہی وغیرہ سے نہ لے۔ اور نہ ہی مال کا جھگڑا حکمرانوں کے پاس اس لیے لے جاؤ کہ تم معصیت اور گناہ کا ارتکاب کرتے ہوئے لوگوں کے مال کا کچھ حصہ ہتھیا لو، حالانکہ تمھیں علم بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اسے حرام قرار دیا ہے۔ گناہ کی حرمت کا علم ہونے کے بعد گناہ کا ارتکاب کرنا زیادہ برا ہے اور سزا کے اعتبار سے انتہائی سخت ہے۔

(189) اے رسول! یہ آپ سے چاند کی تخلیق اور اس کی حالت کی تبدیلی کے بارے میں سوال کرتے ہیں تو انھیں اس کی حکمت کے بارے میں بتائیے کہ یہ لوگوں کو وقت بتانے کے لیے ہے تاکہ اس کے ساتھ وہ اپنی عبادات کے اوقات پہچان لیں، جیسے حج کے مہینے، رمضان کا مہینہ، زکاۃ کے لیے سال کا گزر جانا، اور باہمی معاملات میں اپنے اوقات معلوم کریں، جیسے دیتوں اور قرضوں کی ادائیگی میں مدت کا تعین وغیرہ۔ یہ کوئی خیر اور نیکی نہیں کہ تم حج یا عمرے کا احرام باندھنے کے بعد گھروں میں ان کے پچھلے حصے سے آؤ جیسا کہ تم زمانۂ جاہلیت میں خیال کرتے تھے بلکہ حقیقی نیکی اس شخص کی ہے جو ظاہر و باطن میں اللہ سے ڈرے۔ تمھارا گھروں میں دروازوں سے داخل ہونا تمھارے لیے آسان اور مشقت سے بالاتر ہے، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے تمھیں کسی ایسے کام کا ذمہ دار اور پابند نہیں ٹھہرایا جس میں تمھارے لیے مشقت اور تنگی ہو۔ اپنے اور اللہ کے عذاب کے درمیان اعمالِ صالحہ کی رکاوٹ کھڑی کرو تاکہ تم اپنی رغبت والی چیزیں پانے میں کامیاب ہو سکو اور ان چیزوں سے نجات پا سکو جن سے تم ڈرتے ہو۔

(190) اللہ کے کلمہ اور دین کی سربلندی کے لیے ان کافروں سے لڑائی کرو جو اللہ کے دین سے تمھیں روکنے کے لیے تمھارے ساتھ لڑائی کرتے ہیں لیکن بچوں، عورتوں، بوڑھوں کو قتل کر کے یا مقتولین کا مثلہ وغیرہ کر کے اللہ تعالیٰ کی حدوں سے تجاوز نہ کرو۔ بے شک اللہ تعالیٰ اپنے احکام و شرائع میں اپنی مقرر کردہ حدوں سے تجاوز کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔

(191) تمھارا جہاں بھی ان کفار سے ٹکراؤ ہو، انھیں قتل کرو اور جس مکہ مکرمہ سے انھوں نے تمھیں نکالا ہے، تم بھی انھیں وہاں سے نکال دو۔ مومن کو اس کے دین پر عمل کرنے سے روکنے اور اسے دوبارہ کافر ہونے پر مجبور کرنے سے پیدا ہونے والا فتنہ قتل سے بھی زیادہ بڑا گناہ ہے۔ مسجد الحرام کے پاس اس کی تعظیم کی وجہ سے ان مشرکینِ مکہ سے لڑائی کی ابتدا نہ کرو جب تک وہ لڑائی نہ کریں۔ اگر وہ مسجد الحرام میں لڑائی کا آغاز کریں تو پھر تم انھیں قتل کرو۔ کافروں کا یہی علاج ہے۔ اگر وہ مسجد الحرام میں لڑائی کا آغاز کریں تو ان کی سزا قتل ہے۔

(192) اگر وہ لڑائی سے باز آجائیں اور کفر چھوڑ دیں تو تم بھی ان سے لڑنے سے باز آجاؤ۔ اللہ تعالیٰ توبہ کرنے والوں کو بے حد بخشنے والا ہے اور ان کے سابقہ گناہوں پر ان کا مؤاخذہ بھی نہیں کرتا، وہ ان پر بڑا مہربان ہے، انھیں جلد سزا بھی نہیں دیتا۔

(193) کافروں سے اس وقت تک لڑتے رہو جب تک وہ شرک و کفر اور لوگوں کو اللہ کی راہ سے روکنا نہیں چھوڑ دیتے اور اللہ کا دین غالب نہیں آجاتا۔ جب وہ کفر سے باز آجائیں اور لوگوں کو اللہ کی راہ سے روکنا چھوڑ دیں تو تم بھی ان سے لڑنا چھوڑ دو کیونکہ کفر اور اللہ کے راستے سے روکنے کی شکل میں ظلم کرنے والوں کے سوا کسی پر زیادتی جائز نہیں ہے۔

فوائد: ❀ لوگوں کا مال باطل طریقے سے کھانے کی ممانعت اور اس تک لے جانے والے تمام وسائل اور طریقوں کی حرمت، انھی طریقوں میں سے ایک رشوت ہے۔

❀ حد سے تجاوز کرنے کی ممانعت و حرمت کیونکہ یہ دین عدل و احسان پر قائم ہے۔

❀ جہاد کی غرض و غایت اللہ تعالیٰ کے فیصلے اور حکم کا نفاذ کرنا، نیز لوگوں کو حق سننے اور اسلام میں داخل ہونے سے روکنے والے اسباب اور رکاوٹوں کو ختم کرنا ہے۔

الشَّهْرُ الْحَرَامُ بِالشَّهْرِ الْحَرَامِ وَالْحُرُمٰتُ قِصَاصٌ ۭ فَمَنِ
اعْتَدٰى عَلَيْكُمْ فَاعْتَدُوْا عَلَيْهِ بِمِثْلِ مَا اعْتَدٰى عَلَيْكُمْ ۠
وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُتَّقِيْنَ ﴿194﴾ وَاَنْفِقُوْا فِيْ
سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَا تُلْقُوْا بِاَيْدِيْكُمْ اِلَى التَّهْلُكَةِ ۚ وَاَحْسِنُوْا ۚ اِنَّ
اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿195﴾ وَاَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلّٰهِ ۭ فَاِنْ
اُحْصِرْتُمْ فَمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ ۚ وَلَا تَحْلِقُوْا رُءُوْسَكُمْ حَتّٰى
يَبْلُغَ الْهَدْيُ مَحِلَّهٗ ۭ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرِيْضًا اَوْ بِهٖٓ اَذًى مِّنْ
رَّاْسِهٖ فَفِدْيَةٌ مِّنْ صِيَامٍ اَوْ صَدَقَةٍ اَوْ نُسُكٍ ۚ فَاِذَآ اَمِنْتُمْ ۣ
فَمَنْ تَمَتَّعَ بِالْعُمْرَةِ اِلَى الْحَجِّ فَمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ ۚ فَمَنْ
لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ فِي الْحَجِّ وَسَبْعَةٍ اِذَا رَجَعْتُمْ ۭ تِلْكَ
عَشَرَةٌ كَامِلَةٌ ۭ ذٰلِكَ لِمَنْ لَّمْ يَكُنْ اَهْلُهٗ حَاضِرِي الْمَسْجِدِ
الْحَرَامِ ۭ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ﴿196﴾ اَلْحَجُّ
اَشْهُرٌ مَّعْلُوْمٰتٌ ۚ فَمَنْ فَرَضَ فِيْهِنَّ الْحَجَّ فَلَا رَفَثَ وَلَا فُسُوْقَ ۙ
وَلَا جِدَالَ فِي الْحَجِّ ۭ وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ يَّعْلَمْهُ اللّٰهُ ڼ وَتَزَوَّدُوْا
فَاِنَّ خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوٰى ۡ وَاتَّقُوْنِ يٰٓاُولِي الْاَلْبَابِ ﴿197﴾

رکوع 1 – عدد الآیات 12 | 24 ع 8 8 | وقف النبی صلی اللہ علیہ وسلم

(194) سن 7 ہجری کا وہ حرمت والا مہینہ جس میں اللہ تعالیٰ نے تمھیں عمرے کی ادائیگی اور حرم میں داخلے کا موقع عطا کیا، یہ 6 ہجری کے اس حرمت والے مہینے کے بدلے میں تھا جس میں مشرکین نے تمھیں حرم میں داخل ہونے سے روک دیا تھا۔ تمام حرمات، یعنی حرمت والے شہر، حرمت والے مہینے اور احرام کی حالت میں بھی حد سے گزرنے والوں سے قصاص لیا جائے گا۔ جو حرمت والے مہینے، شہر یا حالت احرام میں تم پر زیادتی کرے تو اس کے ساتھ اسی طرح کا معاملہ کرو اور برابر کے بدلے سے تجاوز نہ کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ اپنی حدوں سے گزرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔ اللہ تعالیٰ نے تمھیں جس کی اجازت دی ہے، اس میں حد سے گزرنے پر اللہ سے ڈرو اور جان لو کہ اللہ کی توفیق و تائید متقین کے شامل حال ہے۔

(195) اپنا مال اللہ تعالیٰ کی اطاعت، مثلاً: جہاد وغیرہ میں خرچ کرو اور اللہ کی راہ میں جہاد اور انفاق ترک کر کے خود کو ہلاکت یا ایسی مصیبت میں نہ ڈالو جو تمھاری تباہی و بربادی کا سبب بن جائے۔ اپنی عبادات، معاملات اور اخلاق میں احسان پیدا کرو۔ تمام معاملات میں احسان کی راہ اختیار کرنے والوں سے اللہ محبت کرتا ہے، وہ انھیں عظیم ثواب اور سیدھی راہ کی توفیق عطا کرتا ہے۔

(196) اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لیے حج وعمرہ پورا کرو اور اگر دشمن کے روکنے یا بیماری وغیرہ کی وجہ سے تم روک دیے جاؤ تو حلال ہونے، یعنی حالتِ احرام سے نکلنے کے لیے اونٹ یا گائے یا بکری میں سے جو بھی قربانی میسر ہو، اسے ذبح کر دو۔ اور اپنے سر کے بال اس وقت تک نہ منڈاؤ یا نہ کٹاؤ جب تک قربانی کا جانور اپنے ذبح کے مقام پر (حدود حرم میں) نہ پہنچ جائے۔ اگر حرم تک جانے سے روک دیا جائے تو اسی مقام پر ذبح کر دو جہاں اسے روکا گیا ہے۔ اگر حرم تک پہنچنے میں کوئی رکاوٹ نہ ہو تو یوم النحر اور ایام تشریق میں حدود حرم میں ذبح کرو۔ اگر تم میں سے کوئی شخص بیمار ہو یا اس کے سر میں جوؤں وغیرہ کی تکلیف ہو اور وہ اس وجہ سے سر منڈا دے تو اس پر کوئی گناہ نہیں، تاہم اس کے لیے فدیے کے طور پر تین روزے رکھنا یا حرم کے چھ مساکین کو کھانا کھلانا یا ایک بکری ذبح کر کے حرم کے فقراء میں تقسیم کرنا ضروری ہوگا۔ اور جب تم خطرے سے باہر امن کی حالت میں ہو تو جو شخص حج کے مہینوں میں عمرے کا فائدہ اٹھائے اور پھر اس سال کے حج کا احرام باندھنے تک احرام کی پابندیوں سے آزاد رہے تو وہ جو بکری میسر ہو، اسے ذبح کر دے، یا اونٹ، گائے میں سات افراد شراکت کر کے اس کی قربانی کر لیں۔ اور جو ہدی (قربانی) کی استطاعت نہ رکھتا ہو، وہ اس کے بدلے میں پورے دس دنوں کے روزے رکھے۔ تین حج کے دنوں میں اور سات گھر لوٹ کر۔ احرام کی پابندیوں سے آزادی سے مستفید ہونے کی صورت میں قربانی کا وجوب یا اس سے عاجز آنے کی صورت میں روزوں کا اہتمام کرنا صرف اس کے لیے ہے جو اہل حرم میں سے نہ ہو اور جو حرم کے قریب نہ رہتا ہو۔ اللہ تعالیٰ کی شریعت کا اتباع کرکے اور اس کی حدوں کی تعظیم کر کے اس سے ڈرو اور جان لو کہ جو اس کے حکم کی مخالفت کرے، اس کے لیے اس کی پکڑ بھی بڑی سخت ہے۔

(197) حج کا وقت مقرر اور معلوم مہینے ہیں جو شوال سے شروع ہو کر دس ذوالحجہ کو ختم ہوتے ہیں۔ جس نے ان مہینوں میں خود پر حج واجب کر لیا اور اس کا احرام باندھ لیا تو اس پر جماع اور اس کی مبادیات حرام ہیں۔ گناہوں کے ارتکاب کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی اطاعت سے نکلنا بھی اس کے حق میں حرام ہے۔ زمان ومکان کی عظمت کے پیش نظر احرام کی حالت میں گناہ کی سنگینی مزید بڑھ جاتی ہے۔ اسی طرح ایسی بحث بھی حرام ہے جو غیظ وغضب اور جھگڑے تک پہنچا دے۔ تم جو بھی خیر کا کام کرو گے، اللہ تعالیٰ اسے جانتا ہے، وہ تمھیں اس کا بدلہ بھی دے گا۔ حج کی ادائیگی کے لیے ضروری چیزیں، کھانا پینا زادِ راہ کے طور پر ساتھ رکھو اور تمھیں اس بات کا بھی علم ہونا چاہیے کہ تمھارے تمام معاملات میں سب سے بہتر معاون اور اصل زادِ راہ تقویٰ ہے، چنانچہ اے اصحابِ عقل ودانش! مجھ ہی سے ڈرو، اس طرح کہ میرے حکموں پر عمل کرو اور میرے منع کردہ امور سے باز آ جاؤ۔

فوائد: ❀ ترکِ جہاد اور اس میں کوتاہی امت کی ہلاکت اور تباہی و بربادی کے اسباب میں سے ہے کیونکہ یہ سب امت میں کمزوری لاتا اور دشمن کو دلیر بناتا ہے۔ ❀ جو حج اور عمرہ شروع کر لے، اس کے لیے انھیں پورا کرنا فرض ہے اور جسے حرم میں داخلے سے روک دیا گیا، اس کے لیے قربانی کا جانور ذبح کر کے احرام کھولنا جائز ہے۔ ❀ مومن پر لازم ہے کہ وہ دنیا و آخرت کے سفر کے لیے زادِ راہ کا اہتمام کرے اور اس کے لیے اللہ تعالیٰ نے بہترین زادِ راہ تقویٰ بتایا ہے۔

لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَبْتَغُوْا فَضْلًا مِّنْ رَّبِّكُمْ ؕ
فَاِذَآ اَفَضْتُمْ مِّنْ عَرَفٰتٍ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ عِنْدَ
الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ ۪ وَاذْكُرُوْهُ كَمَا هَدٰىكُمْ ۚ وَاِنْ
كُنْتُمْ مِّنْ قَبْلِهٖ لَمِنَ الضَّآلِّيْنَ ﴿١٩٨﴾ ثُمَّ اَفِيْضُوْا مِنْ
حَيْثُ اَفَاضَ النَّاسُ وَاسْتَغْفِرُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ
غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿١٩٩﴾ فَاِذَا قَضَيْتُمْ مَّنَاسِكَكُمْ
فَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَذِكْرِكُمْ اٰبَآءَكُمْ اَوْ اَشَدَّ ذِكْرًا ؕ فَمِنَ
النَّاسِ مَنْ يَّقُوْلُ رَبَّنَآ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا وَمَا
لَهٗ فِي الْاٰخِرَةِ مِنْ خَلَاقٍ ﴿٢٠٠﴾ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّقُوْلُ
رَبَّنَآ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّ
قِنَا عَذَابَ النَّارِ ﴿٢٠١﴾ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ نَصِيْبٌ مِّمَّا كَسَبُوْا ؕ (النصف ع)
وَاللّٰهُ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ﴿٢٠٢﴾ وَاذْكُرُوا اللّٰهَ فِيْٓ
اَيَّامٍ مَّعْدُوْدٰتٍ ؕ فَمَنْ تَعَجَّلَ فِيْ يَوْمَيْنِ فَلَآ اِثْمَ
عَلَيْهِ ۚ وَمَنْ تَاَخَّرَ فَلَآ اِثْمَ عَلَيْهِ ۙ لِمَنِ
اتَّقٰى ؕ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّكُمْ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ﴿٢٠٣﴾

(198) تم پر کوئی گناہ نہیں کہ تم دورانِ حج تجارت وغیرہ کے ذریعے سے رزقِ حلال تلاش کرو اور جب تم 9 ذوالحجہ کو وقوف عرفہ کے بعد ذوالحجہ کی دسویں رات مزدلفہ میں گزارنے کے لیے واپس آؤ تو وہاں مشعرحرام کے پاس کثرت سے سُبْحَانَ اللهِ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اور دعاؤں کا اہتمام کر کے ذکرالٰہی کرو اور اس بات پر کثرت سے اللہ کا ذکر کرو کہ اس نے تمھاری اپنے دین کے نشانات اور اپنے گھر کا حج کرتے وقت اس کے مناسک اور طریقوں کی راہنمائی فرمائی جبکہ اس سے پہلے تم اس کی شریعت سے ناآشنا اور غافل تھے۔

(199) پھر ابراہیم علیہ السلام کے پیروکاروں کی مانند عرفات سے ہو کر واپس آؤ۔ ان لوگوں کی طرح نہ کرو جو زمانۂ جاہلیت میں عرفات میں وقوف نہیں کرتے تھے، بلکہ مزدلفہ ہی سے واپس آ جاتے تھے۔ احکام شریعت کی ادائیگی میں کوتاہی پر اللہ تعالیٰ سے بخشش مانگو۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ توبہ کرنے والے بندوں کو بے حد بخشنے والا اور ان پر نہایت مہربان ہے۔

(200) جب تم اعمالِ حج مکمل کر کے فارغ ہو جاؤ تو اللہ تعالیٰ کا ذکر کرو اور کثرت سے اس کی ثنا کرو جیسے تم اپنے آباء و اجداد کا فخریہ تذکرہ کرتے تھے بلکہ اپنے آباء و اجداد کے تذکرے سے بھی زیادہ اللہ کا ذکر اور تعریف وثنا بیان کرو کیونکہ دنیا کی ہر نعمت جس سے تم لطف اندوز ہو رہے ہو، وہ اسی اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی عطا کی ہوئی ہے۔ لوگ مختلف طرح کے ہیں، ان میں سے کوئی تو کافر مشرک ہے جو صرف اس دنیا کی زندگی پر یقین رکھتا ہے، چنانچہ وہ اللہ تعالیٰ سے صرف دنیا کی نعمتوں، زیب و زینت، صحت اور مال و اولاد کا سوال کرتا ہے۔ دنیا کی چاہت و رغبت رکھنے اور آخرت سے اعراض اور منہ موڑنے کی وجہ سے ایسے لوگوں کا اس میں کوئی حصہ نہیں جو اس نے اپنے مومن بندوں کے لیے آخرت میں تیار کر رکھا ہے۔

(201) اور لوگوں میں سے ایک گروہ اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر یقین رکھنے والا ہے۔ یہ لوگ اپنے رب سے دنیا کی نعمتیں اور اس میں عمل صالح کی دعا کرنے کے ساتھ ساتھ جنت پانے اور دوزخ کے عذاب سے بچنے کی دعا کرتے ہیں۔

(202) وہی لوگ جو دنیا و آخرت کی خیر اور بھلائی کی دعائیں کرنے والے ہیں، انھیں دنیا میں کیے ہوئے نیک اعمال کا عظیم ثواب ملے گا اور اللہ تعالیٰ اعمال کا بہت جلد حساب لینے والا ہے۔

(203) گنتی کے چند دنوں میں اَللّٰهُ اَكْبَرُ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کے کلمات کے ساتھ اللہ کا ذکر کرتے رہو۔ گنتی کے یہ چند دن: گیارہ، بارہ اور تیرہ ذوالحجہ ہیں، چنانچہ جو شخص بارہ ذوالحجہ کو کنکریاں مار کر ایک دن پہلے ہی منیٰ سے جلدی نکل گیا تو اس کے لیے کافی ہے، اس پر کوئی گناہ نہیں کیونکہ یہ اللہ کی طرف سے رعایت ہے اور جو تیرہ ذوالحجہ تک منیٰ ہی میں رہا اور تیرہ کو کنکریاں مار کر وہاں سے نکلا تو وہ بھی ٹھیک ہے، اس پر بھی کوئی گناہ نہیں۔ اس نے کامل ترین راستہ اختیار کیا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے فعل کی پیروی کی۔ یہ سب اس کے لیے ہے جو اپنے حج کے دوران میں اللہ سے ڈرتا رہا اور اس نے اللہ کے حکم کے مطابق اسے سرانجام دیا۔ لہٰذا تم اللہ تعالیٰ کے احکام کی تعمیل کر کے اور اس کے منع کردہ کاموں سے باز رہ کر اللہ سے ڈرو اور یقین رکھو کہ تم اس اکیلے کی طرف لوٹائے جاؤ گے اور وہ تمھیں تمھارے اعمال کی جزا دے گا۔

فوائد: ❀ مناسکِ حج مکمل کرنے پر کثرت سے ذکرالٰہی کرنا مسنون عمل ہے۔

❀ لوگوں کے مقاصدِ حیات مختلف ہیں۔ کسی نے اپنا اوڑھنا بچھونا سب کچھ دنیا کو بنا رکھا ہے، اس لیے وہ اپنے رب سے اس کے سوا کچھ نہیں مانگتا اور ان میں سے کوئی دنیا و آخرت دونوں کی بھلائی مانگتا ہے اور یہی سیدھی راہ پر ہے۔

❀ تقویٰ کی حقیقت صرف کثرتِ اعمال سے نصیب نہیں ہوتی، بلکہ وہ شریعت کی پیروی، پاسداری اور پابندی کا نام ہے۔

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يُّعْجِبُكَ قَوْلُهٗ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَيُشْهِدُ
اللّٰهَ عَلٰى مَا فِيْ قَلْبِهٖ ۙ وَهُوَ اَلَدُّ الْخِصَامِ ﴿٢٠٤﴾ وَاِذَا تَوَلّٰى سَعٰى
فِي الْاَرْضِ لِيُفْسِدَ فِيْهَا وَيُهْلِكَ الْحَرْثَ وَالنَّسْلَ ۭ وَاللّٰهُ
لَا يُحِبُّ الْفَسَادَ ﴿٢٠٥﴾ وَاِذَا قِيْلَ لَهُ اتَّقِ اللّٰهَ اَخَذَتْهُ
الْعِزَّةُ بِالْاِثْمِ فَحَسْبُهٗ جَهَنَّمُ ۭ وَلَبِئْسَ الْمِهَادُ ﴿٢٠٦﴾ وَمِنَ
النَّاسِ مَنْ يَّشْرِيْ نَفْسَهُ ابْتِغَاۗءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ ۭ وَ
اللّٰهُ رَءُوْفٌۢ بِالْعِبَادِ ﴿٢٠٧﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا
ادْخُلُوْا فِي السِّلْمِ كَاۗفَّةً ۠ وَلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ
الشَّيْطٰنِ ۭ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ﴿٢٠٨﴾ فَاِنْ زَلَلْتُمْ مِّنْ
بَعْدِ مَا جَاۗءَتْكُمُ الْبَيِّنٰتُ فَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ
حَكِيْمٌ ﴿٢٠٩﴾ هَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّآ اَنْ يَّاْتِيَهُمُ اللّٰهُ فِيْ
ظُلَلٍ مِّنَ الْغَمَامِ وَالْمَلٰۗىِٕكَةُ وَقُضِيَ الْاَمْرُ ۭ
25 ع 14 9 وَاِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ﴿٢١٠﴾ سَلْ بَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ كَمْ
اٰتَيْنٰهُمْ مِّنْ اٰيَةٍۢ بَيِّنَةٍ ۭ وَمَنْ يُّبَدِّلْ نِعْمَةَ اللّٰهِ
مِنْۢ بَعْدِ مَا جَاۗءَتْهُ فَاِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ﴿٢١١﴾

(204) اے نبی! لوگوں میں وہ منافق بھی ہے جس کی اس دنیا کے متعلق گفتگو آپ کو بھلی لگتی ہے اور آپ اس کے کلام اور گفتگو سے متاثر ہو کر اسے سچا اور خیر خواہ سمجھ لیتے ہیں، حالانکہ اس کا مقصد صرف اپنے مال و جان کی حفاظت ہے۔ وہ اپنے ایمان اور خیر خواہی پر اللہ کو گواہ بناتا ہے، حالانکہ وہ جھوٹا ہے۔ وہ سخت جھگڑالو اور مسلمانوں سے بہت عداوت رکھتا ہے۔

(205) جب وہ آپ کے پاس سے اٹھ کر جاتا ہے تو معصیت و نافرمانی کے ذریعے سے زمین میں فساد برپا کرنے کی پوری کوشش کرتا ہے۔ کھیتی برباد کرتا اور جانوروں کو قتل کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ زمین میں فساد اور فساد برپا کرنے والوں کو ناپسند کرتا ہے۔

(206) جب اس فسادی کو بطور نصیحت کہا جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ سے ڈر جا، اس کی حدود کی پابندی کر اور منع کیے گئے کاموں سے رک جا تو غرور اور انانیت اسے حق کی طرف رجوع کرنے سے روک دیتی ہے اور وہ گناہ میں اور سرکش ہو جاتا ہے۔ اس سرکشی کی سزا یہ ہے کہ وہ جہنم رسید ہوگا اور وہ یقیناً وہاں رہنے والوں کے لیے بدترین ٹھکانا ہے۔

(207) اور لوگوں میں وہ مومن بھی ہے جو اللہ کی رضا مندی کی تلاش میں، اس کی راہ میں جہاد کرتے ہوئے اور اپنے آپ کو اطاعتِ الٰہی میں لگا کر اپنی جان تک کا سودا کر دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر وسیع رحمت کرنے والا، بے حد نرمی اور شفقت کرنے والا ہے۔

(208) اے اللہ پر ایمان لانے اور اس کے رسول کی اتباع کرنے والو! پورے کے پورے اسلام میں داخل ہو جاؤ اور اس کا کوئی امر نہ چھوڑو جیسا کہ اہلِ کتاب کا وتیرہ ہے کہ اپنی کتاب کے کچھ حصے پر ایمان رکھتے ہیں اور کچھ کا انکار کرتے ہیں اور شیطان کی راہوں پر مت چلو کیونکہ وہ تمھارا کھلا دشمن ہے جو برملا دشمنی کا اظہار کرتا ہے۔

(209) تمھارے پاس شک سے پاک اور واضح دلائل آ جانے کے بعد بھی اگر تم پھسل جاؤ یا تمھارے اندر ٹیڑھا پن پیدا ہو جائے تو پھر جان لو کہ اللہ اپنی قدرت اور قہر کے نفاذ پر پوری طرح غالب ہے۔ وہ اپنی تدبیر و شریعت سازی میں حکمت والا ہے، لہٰذا اس سے ڈرو اور اس کی تعظیم کرو۔

(210) شیطان کے نقشِ قدم پہ چلنے والے اور راہِ حق سے کنارہ کشی کرنے والے یہ لوگ کیا ایمان لانے کے لیے اس وقت کا انتظار کر رہے ہیں کہ اللہ تعالیٰ روزِ قیامت اپنی شان کے مطابق بادلوں کے سائبانوں میں ان کے درمیان فیصلہ کرنے کے لیے تشریف لائے اور فرشتے ان لوگوں کو ہر طرف سے گھیرے ہوئے آئیں، تب ان کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا فیصلہ صادر ہوگا اور وہ فیصلے سے فارغ ہو جائے گا؟ مخلوق کے تمام کام اور معاملات اکیلے اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی طرف لوٹائے جاتے ہیں۔

(211) اے نبی (ﷺ)! بنی اسرائیل سے ازراہِ سرزنش پوچھیں: اللہ تعالیٰ نے رسولوں کی صداقت پر دلالت کرنے والے کتنے واضح معجزے تمھیں دکھائے، لیکن تم نے ان معجزات اور نشانیوں کو جھٹلایا اور ان سے منہ موڑ لیا۔ جو کوئی اللہ تعالیٰ کی نعمت کی معرفت حاصل کر لینے اور اس کے ظاہر ہونے کے بعد اس کے بدلے میں کفر کرے اور اسے جھٹلائے تو پھر یقیناً اللہ تعالیٰ بھی کافروں اور جھٹلانے والوں کو سخت سزا دینے والا ہے۔

فوائد: ❀ لوگوں پر حکم صرف ان کی ظاہری شکل وصورت دیکھ کر اور گفتگو سن کر نہیں لگایا جاتا بلکہ ان کے افعال و کردار کی اس حقیقت پر حکم لگایا جاتا ہے جو ان کے دل و دماغ کے مخفی نظریات کا مظہر ہوتے ہیں۔ ❀ زمین کے اندر فساد برپا کرنے کی تمام صورتیں متکبرین کی وہ صفات ہیں جو ان کے ساتھ لازم وملزوم ہیں اور اللہ تعالیٰ فساد اور اہلِ فساد کو ناپسند کرتا ہے۔ ❀ کوئی شخص اس وقت تک حقیقی مسلمان نہیں ہو سکتا جب تک پورے دین کو تسلیم نہ کر لے اور اسے ظاہری اور باطنی دونوں طرح سے قبول نہ کرے۔ ❀ نعمتوں پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا اور انھیں اطاعتِ الٰہی میں استعمال کرنا چھوڑ دیا جائے تو نعمتیں کم پڑ جاتی ہیں اور وہ صاحبِ نعمت کے لیے مصیبت و آزمائش بن جاتی ہیں۔

زُيِّنَ لِلَّذِيْنَ كَفَرُوا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا وَيَسْخَرُوْنَ مِنَ الَّذِيْنَ
اٰمَنُوْا ۘ وَالَّذِيْنَ اتَّقَوْا فَوْقَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ وَاللّٰهُ يَرْزُقُ
مَنْ يَّشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ﴿۲۱۲﴾ كَانَ النَّاسُ اُمَّةً وَّاحِدَةً ۫ قف
فَبَعَثَ اللّٰهُ النَّبِيّٖنَ مُبَشِّرِيْنَ وَمُنْذِرِيْنَ ۪ وَاَنْزَلَ مَعَهُمُ
الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ لِيَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ فِيْمَا اخْتَلَفُوْا
فِيْهِ ؕ وَمَا اخْتَلَفَ فِيْهِ اِلَّا الَّذِيْنَ اُوْتُوْهُ مِنْۢ بَعْدِ مَا
جَآءَتْهُمُ الْبَيِّنٰتُ بَغْيًۢا بَيْنَهُمْ ۚ فَهَدَى اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
لِمَا اخْتَلَفُوْا فِيْهِ مِنَ الْحَقِّ بِاِذْنِهٖ ؕ وَاللّٰهُ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ
اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۲۱۳﴾ اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ وَ
لَمَّا يَاْتِكُمْ مَّثَلُ الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِكُمْ ؕ مَسَّتْهُمُ
الْبَاْسَآءُ وَالضَّرَّآءُ وَزُلْزِلُوْا حَتّٰى يَقُوْلَ الرَّسُوْلُ
وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ مَتٰى نَصْرُ اللّٰهِ ؕ اَلَآ اِنَّ نَصْرَ اللّٰهِ
قَرِيْبٌ ﴿۲۱۴﴾ يَسْـَٔلُوْنَكَ مَاذَا يُنْفِقُوْنَ ؕ قُلْ مَآ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ
خَيْرٍ فَلِلْوَالِدَيْنِ وَالْاَقْرَبِيْنَ وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَابْنِ
السَّبِيْلِ ؕ وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِيْمٌ ﴿۲۱۵﴾

وقف لازم

(212) کافروں کے لیے دنیا کی زندگی، اس کا ختم ہونے والا ساز وسامان اور ختم ہونے والی لذتیں خوشنما بنا دی گئی ہیں۔ وہ اللہ تعالیٰ اور یوم آخرت پر ایمان رکھنے والوں کا مذاق اڑاتے ہیں۔ جو لوگ اللہ تعالیٰ کے احکام مان کر اور ممنوعات سے باز رہ کر تقویٰ اختیار کرتے ہیں، وہ آخرت میں ان کافروں سے کہیں اوپر ہوں گے، جہاں اللہ تعالیٰ انھیں ہمیشہ کی جنتوں میں ٹھہرائے گا اور اللہ اپنی مخلوق میں سے جسے چاہے، بے حد وحساب دیتا ہے۔

(213) لوگ ایک ہی امت تھے، ہدایت پر متفق تھے اور اپنے باپ آدم علیہ السلام کے دین پر قائم تھے حتی کہ شیاطین نے انھیں سیدھی راہ سے بہکا دیا، پھر وہ مومن اور کافر میں تقسیم ہو گئے۔ اس وجہ سے اللہ تعالیٰ نے رسول بھیجے جنھوں نے اہل ایمان واطاعت کو ان انعامات کی خوشخبری سنائی جو اللہ نے اپنی رحمت سے ان کے لیے تیار کر رکھے ہیں اور اہلِ کفر وشرک کو اس سخت عذاب سے ڈرایا جس کی اللہ نے انھیں دھمکی دی ہے اور رسولوں کو ایسی کتابیں دے کر بھیجا جو شک وشبہ سے پاک اور حق پر مشتمل تھیں تاکہ وہ لوگوں کے درمیان ان باتوں کا فیصلہ کریں جن میں انھوں نے اختلاف کیا۔ اللہ کی نازل کردہ کتاب تورات میں اختلاف تو یہود ہی نے کیا جنھیں اس کا علم دیا گیا تھا جبکہ ان کے پاس واضح دلائل آچکے تھے کہ یہ اللہ کی طرف سے حق ہے۔ یہ اختلاف ان کا ظلم تھا، اس میں اختلاف بنتا نہیں تھا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی خاص اجازت اور ارادے سے مومنوں کو گمراہی سے ہدایت کی پہچان عطا فرمائی اور اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے صراط مستقیم کی، جس میں کوئی ٹیڑھ نہ ہو، توفیق دیتا ہے اور یہی ایمان کا راستہ ہے۔

(214) اے اہلِ ایمان! کیا تم یہ سمجھ بیٹھے ہو کہ تم کسی آزمائش کے بغیر ہی جنت میں داخل ہو جاؤ گے اور تم پر پہلے لوگوں جیسی کوئی مصیبت اور آزمائش نہیں آئے گی؟ انھیں بیماریاں اور شدید فقرو فاقہ پہنچے اور زبردست خوف نے انھیں ہلا کر رکھ دیا۔ یہ آزمائش اتنی سخت تھی کہ وہ اللہ کی مدد ونصرت کے جلد آنے کے لیے پکار اٹھے۔ تب رسول اور اہلِ ایمان یہ کہنے لگے: اللہ کی مدد کب آئے گی؟ آگاہ رہو! اللہ کی مدد اس پر بھروسا کرنے والے اہلِ ایمان کے بہت قریب ہے۔

(215) اے نبی! آپ کے صحابہ آپ سے پوچھتے ہیں کہ وہ اپنے طرح طرح کے اموال کیسے اور کہاں خرچ کریں؟ انھیں جواب دیجیے: تم حلال اور پاکیزہ رزق میں سے جو بھی خرچ کرو، اس کے پہلے حقدار تمھارے والدین ہیں، پھر حسبِ مراتب وضرورت تمھارے رشتے دار ہیں، اس کے بعد محتاج یتیم، فقراء جن کے پاس کچھ نہ ہو اور وہ مسافر جسے اس کے سفر نے اہل وعیال اور وطن سے دور کر دیا ہو۔ اے مومنو! تم تھوڑی یا زیادہ جو بھی بھلائی کرو، اللہ تعالیٰ کو اس کا خوب علم ہے۔ اس سے کوئی چیز مخفی نہیں اور وہ تمھیں اس پر ضرور جزا دے گا۔

فوائد: ❀ اصل یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو توحید وایمان کی فطرت پر پیدا کیا ہے۔ ابلیس اور اس کے چیلوں ہی نے انھیں اس فطرت سے شرک کی طرف پھیر دیا ہے۔

❀ سب سے بڑی رسوائی جو بزدلی اور ناکامی کا سبب بنتی ہے، وہ یہ ہے کہ امت اپنی کتاب اور شریعت میں اختلاف کرے اور اُمتی ایک دوسرے کو کافر قرار دیں اور ایک دوسرے پر لعن طعن کریں۔

❀ لوگوں کے اختلاف والے معاملے میں راہِ حق کی ہدایت اور صحیح موقف کی معرفت عطا کرنا اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے۔ اس کا یقین رکھتے ہوئے اللہ تعالیٰ ہی سے اس کی درخواست کرنی چاہیے اور اسی کے سامنے سرِ تسلیم خم کرنا چاہیے۔

❀ اللہ تعالیٰ کا طریقہ یہ ہے کہ وہ اپنے اولیاء کو آزماتا ہے اور یہ آزمائش بندوں کے دلوں میں موجود ایمان اور اللہ پر توکل کے مطابق ہوتی ہے۔

❀ آزمائش آنے پر صبر کرنے میں سب سے بڑی معاون چیز صالحین کی اقتدا اور ان کے اسوۂ حسنہ کی پیروی ہے۔

كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِتَالُ وَهُوَ كُرْهٌ لَّكُمْ ۚ وَعَسٰٓى اَنْ تَكْرَهُوْا شَيْـًٔا
وَّهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ۚ وَعَسٰٓى اَنْ تُحِبُّوْا شَيْـًٔا وَّهُوَ شَرٌّ لَّكُمْ ۗ وَاللّٰهُ
يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۲۱۶﴾ يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الشَّهْرِ الْحَرَامِ (26 ع 10)
قِتَالٍ فِيْهِ ۗ قُلْ قِتَالٌ فِيْهِ كَبِيْرٌ ۗ وَصَدٌّ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَ
كُفْرٌۢ بِهٖ وَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ۙ وَاِخْرَاجُ اَهْلِهٖ مِنْهُ اَكْبَرُ عِنْدَ
اللّٰهِ ۚ وَالْفِتْنَةُ اَكْبَرُ مِنَ الْقَتْلِ ۗ وَلَا يَزَالُوْنَ يُقَاتِلُوْنَكُمْ
حَتّٰى يَرُدُّوْكُمْ عَنْ دِيْنِكُمْ اِنِ اسْتَطَاعُوْا ۗ وَمَنْ يَّرْتَدِدْ
مِنْكُمْ عَنْ دِيْنِهٖ فَيَمُتْ وَهُوَ كَافِرٌ فَاُولٰٓئِكَ حَبِطَتْ
اَعْمَالُهُمْ فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۚ وَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ
هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۲۱۷﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا
وَجٰهَدُوْا فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۙ اُولٰٓئِكَ يَرْجُوْنَ رَحْمَتَ اللّٰهِ ۗ
وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۲۱۸﴾ يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ ۗ
قُلْ فِيْهِمَآ اِثْمٌ كَبِيْرٌ وَّمَنَافِعُ لِلنَّاسِ ۡ وَاِثْمُهُمَآ اَكْبَرُ
مِنْ نَّفْعِهِمَا ۗ وَيَسْـَٔلُوْنَكَ مَاذَا يُنْفِقُوْنَ ۬ ۗ قُلِ الْعَفْوَ ۗ
كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ تَتَفَكَّرُوْنَ ﴿۲۱۹﴾

(216) اے اہلِ ایمان! تم پر اللہ کی راہ میں لڑنا فرض کر دیا گیا ہے اور یہ نفسوں کے لیے طبعی طور پر ناپسندیدہ ہے کیونکہ اس میں جان و مال کی قربانی دینی پڑتی ہے۔ ہوسکتا ہے تم ایک چیز کو ناپسند کرتے ہو اور وہ حقیقت میں تمھارے لیے بہتر اور نفع بخش ہو، جیسے اللہ کی راہ میں قتال کرنا۔ اس میں عظیم ثواب کے ساتھ ساتھ دشمنوں پر غلبہ اور دین کی سربلندی ہے۔ اسی طرح ہوسکتا ہے کہ تم کسی چیز کو پسند کرو اور وہ تمھارے حق میں بری ہو اور تم پر وبال بن جائے، جیسے جہاد سے پیچھے رہنا کیونکہ اس میں رسوائی اور دشمنوں کے غلبے کا اندیشہ ہے۔ خیر و شر کے تمام امور کو اللہ تعالیٰ پوری طرح جانتا ہے اور تم انھیں نہیں جانتے، لہٰذا اس کا حکم ضرور مانو، اسی میں تمھاری بھلائی ہے۔ (217) اے نبی! لوگ آپ سے حرمت والے مہینوں (ذوالقعدہ، ذوالحجہ، محرم اور رجب) کے بارے میں پوچھتے ہیں کہ ان میں لڑائی کا کیا حکم ہے؟ انھیں جواب میں کہہ دیجیے کہ ان مہینوں میں لڑائی کرنا اللہ تعالیٰ کے نزدیک بہت بڑا گناہ اور ناپسندیدہ امر ہے۔ اسی طرح مشرکوں کا اللہ کی راہ سے روکنا بھی نہایت قبیح اور برا کام ہے۔ اہلِ ایمان کو مسجد الحرام میں داخل ہونے سے منع کرنا اور مسجد الحرام کے باسیوں کو وہاں سے نکالنا اللہ کے نزدیک حرمت والے مہینوں میں قتال کرنے سے بھی بڑا گناہ ہے۔ اور شرک جس کے وہ مرتکب ہیں، قتل سے بھی بڑا گناہ ہے۔ اے اہلِ ایمان! یہ مشرک مسلسل ظلم کرتے رہیں گے اور اس وقت تک تم سے لڑتے رہیں گے جب تک تمھیں دینِ حق سے اپنے باطل دین کی طرف نہ پھیر دیں بشرطیکہ ان کا بس چلے اور جو تم میں سے اپنے دین سے پھر جائے اور اللہ سے کفر کرتے ہوئے مرجائے تو اس کے نیک عمل برباد ہو گئے اور آخرت میں اس کا انجام آگ میں جلنا اور ہمیشہ جلتے رہنا ہے۔ (218) جو لوگ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول پر ایمان لائے اور جنھوں نے اللہ اور اس کے رسول کی خاطر ہجرت کرتے ہوئے اپنا وطن چھوڑا اور اللہ کے دین کی سربلندی کے لیے لڑائیاں لڑیں، یہی لوگ اللہ تعالیٰ کی رحمت و مغفرت کے خواہش مند ہیں اور اللہ اپنے بندوں کے گناہوں کو بہت بخشنے والا اور ان پر بڑا مہربان ہے۔ (219) اے نبی! آپ کے صحابہ آپ سے خمر (خمر سے مراد ہر نشہ آور چیز ہے جو عقل پر پردہ ڈال دے اور اسے ختم کر دے، مثلاً: شراب، ہیروئن وغیرہ) کے بارے میں سوال کرتے ہیں کہ اس کا پینا اور خرید و فروخت کرنا جائز ہے یا ناجائز اور آپ سے جوئے (وہ مال جو مقابلہ بازی میں حاصل کیا جائے اور وہ مقابلے میں شریک دونوں لوگوں کی طرف سے عوضانہ ہو) کے بارے میں پوچھتے ہیں۔ انھیں جواب دیجیے: ان دونوں میں دینی اور دنیاوی بہت سی خرابیاں اور نقصانات ہیں۔ ان سے عقل اور مال برباد ہوتا ہے اور ایک دوسرے سے بغض و عداوت پیدا ہوتی ہے اور ان دونوں میں تھوڑے سے مالی فوائد بھی ہیں، مگر ان سے حاصل ہونے والے نقصانات اور گناہ ان دونوں کے نفع سے زیادہ اور بڑے ہیں اور جس چیز کا نقصان اس کے نفع سے زیادہ ہو، عقل مند آدمی اس سے دور ہی رہتا ہے۔ یہ شراب کی حرمت کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا ابتدائی اور تمہیدی بیان ہے۔ اور فرمایا: اے نبی! آپ کے صحابہ آپ سے پوچھتے ہیں کہ وہ نفلی صدقہ کس چیز کا اور کس حد تک کریں؟ انھیں جواب دیجیے کہ تمھارے مالوں میں سے جو ضرورت سے زائد ہو، وہ خرچ کردو۔ یہ حکم شروع میں تھا، پھر اللہ تعالیٰ نے مخصوص مالوں میں اور معین نصاب میں زکاۃ واجب کر دی۔ اس طرح کے واضح بیان سے، جس میں کوئی شبہ نہیں، اللہ تعالیٰ تمھارے لیے شرعی احکام بیان کرتا ہے تاکہ تم غور و فکر کرو۔

فوائد: ❀ معاملات کے نتائج سے ناواقفیت کبھی بندے کو ایسا بنا دیتی ہے کہ وہ نفع بخش چیز کو ناپسند اور نقصان دہ کو پسند کرتا ہے۔ آدمی پر لازم ہے کہ وہ ہر حال میں اللہ تعالیٰ سے رشد و ہدایت کا سوال کرتا رہے۔ ❀ اسلام حرمتوں کی تعظیم کروانے اور ان کی پامالی سے منع کرنے کے لیے آیا ہے اور ان کی سب سے بڑی پامالی لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی راہ سے روکنا ہے۔ ❀ کفار ہمیشہ اسلام اور مسلمانوں سے جنگ کرتے رہیں گے جب تک کہ وہ انھیں ان کے دین سے نہ نکال دیں اگر ان کے لیے ممکن ہو اور اللہ کافروں کی چال کو ناکام اور کمزور کرنے والا ہے۔ ❀ اللہ تعالیٰ پر ایمان، اس کی طرف ہجرت اور اس کی راہ میں جہاد آدمی کے لیے اللہ تعالیٰ کی رحمت و بخشش کے حصول کے سب سے بڑے ذرائع ہیں۔ ❀ شریعت نے بندوں کی مصلحت کا خیال رکھتے ہوئے ہر وہ چیز حرام کر دی ہے جس میں نقصان کا پہلو غالب ہو، اگرچہ اس میں بعض فوائد بھی ہوں۔

فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ ۗ وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الْيَتَامَىٰ ۖ قُلْ إِصْلَاحٌ
لَّهُمْ خَيْرٌ ۖ وَإِن تُخَالِطُوهُمْ فَإِخْوَانُكُمْ ۚ وَاللَّهُ يَعْلَمُ الْمُفْسِدَ
مِنَ الْمُصْلِحِ ۚ وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ لَأَعْنَتَكُمْ ۚ إِنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ﴿٢٢٠﴾
وَلَا تَنكِحُوا الْمُشْرِكَاتِ حَتَّىٰ يُؤْمِنَّ ۚ وَلَأَمَةٌ مُّؤْمِنَةٌ خَيْرٌ مِّن
مُّشْرِكَةٍ وَلَوْ أَعْجَبَتْكُمْ ۗ وَلَا تُنكِحُوا الْمُشْرِكِينَ حَتَّىٰ يُؤْمِنُوا ۚ
وَلَعَبْدٌ مُّؤْمِنٌ خَيْرٌ مِّن مُّشْرِكٍ وَلَوْ أَعْجَبَكُمْ ۗ أُولَٰئِكَ
يَدْعُونَ إِلَى النَّارِ ۖ وَاللَّهُ يَدْعُو إِلَى الْجَنَّةِ وَالْمَغْفِرَةِ
بِإِذْنِهِ ۖ وَيُبَيِّنُ آيَاتِهِ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُونَ ﴿٢٢١﴾ وَ 27 ع 5 11
يَسْأَلُونَكَ عَنِ الْمَحِيضِ ۖ قُلْ هُوَ أَذًى فَاعْتَزِلُوا النِّسَاءَ فِي
الْمَحِيضِ ۖ وَلَا تَقْرَبُوهُنَّ حَتَّىٰ يَطْهُرْنَ ۖ فَإِذَا تَطَهَّرْنَ فَأْتُوهُنَّ
مِنْ حَيْثُ أَمَرَكُمُ اللَّهُ ۚ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ التَّوَّابِينَ وَيُحِبُّ
الْمُتَطَهِّرِينَ ﴿٢٢٢﴾ نِسَاؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنَّىٰ شِئْتُمْ
وَقَدِّمُوا لِأَنفُسِكُمْ ۚ وَاتَّقُوا اللَّهَ وَاعْلَمُوا أَنَّكُم مُّلَاقُوهُ ۗ وَ
بَشِّرِ الْمُؤْمِنِينَ ﴿٢٢٣﴾ وَلَا تَجْعَلُوا اللَّهَ عُرْضَةً لِّأَيْمَانِكُمْ أَن
تَبَرُّوا وَتَتَّقُوا وَتُصْلِحُوا بَيْنَ النَّاسِ ۗ وَاللَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ﴿٢٢٤﴾

(220) شریعت کے یہ احکام اس لیے دیے گئے ہیں تا کہ تم اس چیز میں غور وفکر کرو جو تمھیں دنیا وآخرت میں نفع دے۔ اے نبی! آپ کے صحابہ آپ سے یتیموں کی سرپرستی کرنے کے بارے میں پوچھتے ہیں کہ وہ ان کے ساتھ کیا طرزِ عمل اپنائیں؟ کیا خرچ کرنے اور کھانے پینے میں ان کے مال اپنے مالوں کے ساتھ ملا لیں اور رہائش بھی مشترک کرلیں؟ آپ انھیں جواب دیں: اگر تم رضا کارانہ طور پر ان کے اموال کی دیکھ بھال کرو اور کوئی معاوضہ نہ لو اور انھیں اپنے مالوں کے ساتھ نہ ملاؤ تو اللہ کے ہاں یہ تمھارے لیے بہتر ہے اور زیادہ اجر کا باعث بھی، نیز یہ ان کے مالوں کے لیے زیادہ بہتر ہے کیونکہ اس میں ان کے مالوں کی حفاظت ہے۔ اگر تم ان کے مال اپنے مالوں کے ساتھ ملا کر رہن سہن اور کھانا پینا وغیرہ مشترک رکھو تو بھی اس میں کوئی گناہ نہیں۔ وہ تمھارے دینی بھائی ہیں اور بھائی ایک دوسرے کے معاون ہوتے ہیں، ایک دوسرے کے کام آتے ہیں اور اللہ جانتا ہے کہ کون سا سرپرست یتیم کے مال کو ضائع اور تباہ کرنے کے لیے اپنے مال کے ساتھ ملاتا ہے اور کون یتیم کے مال کی اصلاح کے لیے ایسا کرتا ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ یتیموں کے بارے میں تم پر مشقت ڈالنا چاہتا تو مشقت ڈال سکتا تھا لیکن اس نے تمھارے لیے ان کے ساتھ معاملہ کرنے کی راہ آسان رکھی کیونکہ اس کی شریعت آسانی پر مبنی ہے۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ سب پر غالب ہے اور اس پر کوئی چیز غالب نہیں آسکتی۔ وہ اپنی تخلیق، تدبیر اور شریعت سازی میں کمال حکمت والا بھی ہے۔ (221) اے ایمان والو! مشرک عورتوں سے اس وقت تک شادی نہ کرو جب تک وہ اللہ وحدہ لاشریک پر ایمان لا کر دینِ اسلام میں داخل نہ ہوں۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول پر ایمان رکھنے والی عورت اگر باندی ہو تو بھی بت پرست آزاد عورت سے بہتر ہے، خواہ وہ آزاد عورت اپنے مال اور حسن و جمال کی وجہ سے تمھیں بھلی ہی کیوں نہ لگے۔ تم مسلمان عورتوں کی مشرک مردوں سے شادی نہ کرو۔ یقیناً اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول پر ایمان رکھنے والا غلام، مشرک آزاد مرد سے بہتر ہے، خواہ وہ آزاد مرد تمھیں بھلا ہی لگے۔ شرک وکفر کرنے والے یہ مرد اور خواتین اپنے قول وفعل سے ایسے امور کی طرف بلاتے ہیں جو دوزخ میں لے جانے والے ہیں اور اللہ تعالیٰ تمھیں ایسے نیک اعمال کی طرف بلاتا ہے جو اس کے حکم اور فضل و احسان سے تمھیں جنت کی طرف لے جانے والے اور گناہوں سے مغفرت وبخشش دلانے والے ہیں۔ اللہ تعالیٰ لوگوں کے لیے اپنی آیات کھول کر بیان کرتا ہے تا کہ وہ ان سے عبرت حاصل کر کے ان پر عمل کریں۔ (222) اے نبی! آپ کے صحابہ آپ سے حیض (وہ طبعی خون جو مخصوص ایام میں عورت کے رحم سے نکلتا ہے) کے بارے میں پوچھتے ہیں۔ انھیں جواب دیجیے: حیض مرد وعورت دونوں کے لیے نقصان دہ ہے، لہٰذا اس دوران میں عورتوں سے مباشرت کرنے سے اجتناب کرو اور جب تک وہ ختم نہ ہو جائے اور وہ غسل کر کے پاک نہ ہو جائیں، جماع کرنے کے لیے ان کے قریب نہ جاؤ۔ جب حیض ختم ہو جائے اور وہ اس سے پاک ہو جائیں تو مباح طریقے سے ان سے جماع کرو، یعنی طہارت کی حالت میں اور درست طریقے سے۔ بے شک اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو پسند کرتا ہے جو گناہوں سے کثرت سے توبہ کرنے والے ہیں اور خبیث چیزوں سے اچھی طرح طہارت حاصل کرنے والے ہیں۔ (223) تمھاری بیویاں تمھارے لیے کھیتی جیسی ہیں جو تمھارے لیے اولاد جنم دیتی ہیں، جیسے زمین پھل وغیرہ نکالتی ہے، لہٰذا تم اپنی کھیتی کی جگہ آؤ جیسے چاہو اور جدھر سے چاہو، یعنی مباشرت اگلی جانب میں ہو، طریقہ خواہ کوئی بھی ہو۔ اور نیکیاں کر کے اپنے لیے آگے بھیجو اور نیک اولاد کی امید میں اللہ کا قرب حاصل کرنے کے ارادے سے اپنی بیوی سے تعلق قائم کرنا ان نیکیوں میں سے نیکی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے حکموں کو مان کر اور منع کیے ہوئے کاموں سے باز آ کر اللہ سے ڈرو۔ ان احکام میں سے ایک حکم یہ بھی ہے جو اس نے عورتوں کے بارے میں تمھارے لیے جاری کیا ہے۔ جان لو کہ تم قیامت کے دن اللہ سے ملوگے، اس طرح کہ اس کے سامنے کھڑے ہوگے اور وہ تمھیں تمھارے اعمال کا بدلہ دے گا۔ اور اے نبی! آپ اہلِ ایمان کو خوشخبری سنا دیں کہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کے وقت انھیں ہمیشہ رہنے والی نعمتیں ملیں گی اور اللہ تعالیٰ کے پاکیزہ چہرے کا دیدار نصیب ہوگا جس سے وہ خوش ہو جائیں گے۔ (224) نیکی، تقویٰ اور لوگوں کی اصلاح کے کام یہ کہہ کر نہ چھوڑ دو کہ ہم نے نہ کرنے کی قسم کھا رکھی ہے بلکہ اگر تم نیکی ترک کرنے کی قسم کھا لو تو نیکی کرو اور اپنی قسم کا کفارہ دے دو۔ اللہ تمھاری باتیں خوب سننے والا اور تمھارے اعمال کا خوب علم رکھنے والا ہے، وہ عنقریب تمھیں ان کا بدلہ دے گا۔

فوائد: ❀ مسلمانوں اور مشرکوں کے درمیان نکاح کی حرمت کا بیان اور ایسا، شرک اور ایمان کے درمیان فرق اور دوری کے باعث ہے۔ ❀ قرآنِ مجید کی آیت دلالت کرتی ہے کہ عقدِ نکاح کے وقت ولی کی رضامندی شرط ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے مشرکین سے شادی نہ کرنے کے لیے اولیاء سے خطاب کیا ہے۔ ❀ شریعت نے گندگی اور نجاستوں سے حسی طہارت کی ترغیب دی ہے اور شرک وگناہ کی نجاست سے معنوی طہارت رکھنے کا بھی حکم دیا ہے۔ ❀ مومن کو یہ ترغیب دی گئی ہے کہ وہ اپنے اعمال میں دارِ آخرت پر نگاہ رکھے حتی کہ ایسے کاموں میں بھی جن کا تعلق خواہشاتِ نفس اور لذتوں کی تکمیل سے ہو، ان میں بھی ثواب کی نیت کرے اور اپنے لیے ایسے اعمال آگے بھیجے جو اسے آخرت میں نفع دیں۔

لَا یُؤَاخِذُكُمُ اللّٰهُ بِاللَّغْوِ فِیْۤ اَیْمَانِكُمْ وَلٰكِنْ یُّؤَاخِذُكُمْ
بِمَا كَسَبَتْ قُلُوْبُكُمْ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ حَلِیْمٌ ﴿۲۲۵﴾ لِلَّذِیْنَ یُؤْلُوْنَ
مِنْ نِّسَآىِٕهِمْ تَرَبُّصُ اَرْبَعَةِ اَشْهُرٍ ۚ فَاِنْ فَآءُوْ فَاِنَّ اللّٰهَ
غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ﴿۲۲۶﴾ وَاِنْ عَزَمُوا الطَّلَاقَ فَاِنَّ اللّٰهَ سَمِیْعٌ
عَلِیْمٌ ﴿۲۲۷﴾ وَالْمُطَلَّقٰتُ یَتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ ثَلٰثَةَ قُرُوْٓءٍ ؕ وَلَا
یَحِلُّ لَهُنَّ اَنْ یَّكْتُمْنَ مَا خَلَقَ اللّٰهُ فِیْۤ اَرْحَامِهِنَّ اِنْ كُنَّ
یُؤْمِنَّ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ وَبُعُوْلَتُهُنَّ اَحَقُّ بِرَدِّهِنَّ فِیْ
ذٰلِكَ اِنْ اَرَادُوْۤا اِصْلَاحًا ؕ وَلَهُنَّ مِثْلُ الَّذِیْ عَلَیْهِنَّ
بِالْمَعْرُوْفِ ۪ وَلِلرِّجَالِ عَلَیْهِنَّ دَرَجَةٌ ؕ وَاللّٰهُ عَزِیْزٌ
28 ع 7 12 حَكِیْمٌ ﴿۲۲۸﴾ اَلطَّلَاقُ مَرَّتٰنِ ۪ فَاِمْسَاكٌۢ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ
تَسْرِیْحٌۢ بِاِحْسَانٍ ؕ وَلَا یَحِلُّ لَكُمْ اَنْ تَاْخُذُوْا مِمَّاۤ
اٰتَیْتُمُوْهُنَّ شَیْـًٔا اِلَّاۤ اَنْ یَّخَافَاۤ اَلَّا یُقِیْمَا حُدُوْدَ اللّٰهِ ؕ
فَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا یُقِیْمَا حُدُوْدَ اللّٰهِ ۙ فَلَا جُنَاحَ عَلَیْهِمَا
فِیْمَا افْتَدَتْ بِهٖ ؕ تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ فَلَا تَعْتَدُوْهَا ۚ
وَمَنْ یَّتَعَدَّ حُدُوْدَ اللّٰهِ فَاُولٰٓىِٕكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿۲۲۹﴾

(225) اللہ تعالیٰ تمھارا محاسبہ ان قسموں پر نہیں کرے گا جو غیر ارادی طور پر تمھاری زبانوں پر جاری ہو جاتی ہیں، جیسے تم میں سے کوئی کہتا ہے: نہیں، اللہ کی قسم! ہاں، اللہ کی قسم! وغیرہ۔ ایسی قسموں کا کفارہ ہے نہ ان کی کوئی سزا۔ لیکن ان قسموں پر اللہ تعالیٰ ضرور تمھارا محاسبہ کرے گا جو تم نے ارادی طور پر کھائی ہوں اور اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے گناہوں کو بے حد بخشنے والا اور ان کے لیے نہایت بردبار ہے کہ انھیں جلد سزا نہیں دیتا۔ (226) جو لوگ اپنی بیویوں سے جماع ترک کرنے کی قسم کھا لیتے ہیں تو ان کی مدتِ انتظار چار ماہ سے زیادہ نہیں ہوگی اور یہ مدت قسم کھانے کے دن سے شمار ہوگی۔ اس کے لیے ایلاء کی اصطلاح استعمال کی جاتی ہے۔ اگر وہ قسم کھانے کے بعد چار ماہ یا اس سے کم مدت میں اپنی بیویوں سے جماع کی طرف رجوع کر لیں تو اللہ تعالیٰ بہت بخشنے والا ہے۔ ان سے جو غلطی ہوئی اللہ اسے معاف کر دے گا۔ وہ ان پر بڑا رحیم ہے کہ اس قسم سے نکلنے کے لیے اس نے کفارے کا شرعی طریقہ بتا دیا ہے۔ (اگر قسم کی مدت پوری کر کے رجوع کیا تو کفارہ بھی نہیں۔)

(227) اگر وہ ترکِ تعلق کو طول دے کر طلاق دینے کا ارادہ رکھتے ہوں اور چار ماہ تک رجوع نہ کریں تو اللہ تعالیٰ ان کے اقوال سننے والا ہے اور انھی میں سے ان کا ایک قول طلاق ہے تو اس کو بھی سن لے گا اور ان کے احوال و مقاصد کو خوب جاننے والا ہے اور انھی کے مطابق انھیں بدلہ دے گا۔ (228) مطلقہ عورتیں اپنے آپ کو تین حیض تک انتظار میں رکھیں۔ اس دوران میں شادی نہ کریں۔ اگر وہ اللہ تعالیٰ اور یوم آخرت پر ایمان میں سچی ہیں تو ان کے لیے جائز نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے رحموں میں جو کچھ پیدا کیا ہے، اسے چھپائیں۔ اور ان کے طلاق دینے والے شوہر دورانِ عدت ان سے رجوع کر لینے کے زیادہ حق دار ہیں بشرطیکہ رجوع سے ان کا مقصد باہم الفت و محبت اور طلاق کے سبب سے جنم لینے والے حالات کو زائل کرنا ہو۔ بیویوں کے بھی دستور کے مطابق خاوندوں پر اسی طرح حقوق و فرائض ہیں جیسے خاوندوں کے بیویوں پر ہیں۔ مردوں کو ان بیویوں پر ایک درجہ فضیلت حاصل ہے کہ وہ نگران ہیں اور طلاق کا معاملہ ان کے ہاتھ میں ہے۔ اللہ تعالیٰ سب پر غالب ہے، کوئی چیز اسے مغلوب نہیں کر سکتی اور وہ اپنی شریعت اور تدبیر میں کمال حکمت والا ہے۔

(229) وہ طلاق جس میں شوہر کو رجوع کا حق رہتا ہے، وہ دو طلاقیں ہیں۔ اس طرح کہ طلاق دے، پھر رجوع کرے، پھر طلاق دے، پھر رجوع کرے۔ دو طلاقوں کے بعد چاہے تو اسے حسنِ معاشرت کے ساتھ دستور کے مطابق اپنے نکاح میں رکھے یا اس کے حقوق ادا کرتے ہوئے حسنِ سلوک سے اسے تیسری طلاق دے دے۔ اے خاوندو! تمھارے لیے حلال نہیں کہ تم عورتوں کو دیے ہوئے حق مہر میں سے کچھ بھی واپس لو، سوائے اس صورت کے کہ بیوی خاوند کو اس کے اخلاق یا شکل و صورت کی وجہ سے ناپسند کرتی ہو اور دونوں میاں بیوی یہ سمجھتے ہوں کہ وہ اس ناپسندیدگی کی وجہ سے اپنے حقوق و فرائض پوری طرح ادا نہیں کر سکتے تو دونوں اپنا معاملہ کسی قریبی عزیز یا دوسرے آدمی کے سامنے رکھیں۔ اگر سرپرست اس بات سے ڈریں کہ وہ دونوں میاں بیوی آپس میں حقوقِ زوجیت کی پاسداری نہیں کر سکیں گے تو پھر دونوں پر کوئی گناہ نہیں کہ بیوی خود کو آزاد کرنے کے لیے شوہر کو کچھ مال دے کر خلع لے لے۔ یہ شرعی احکام ہیں جو حلال اور حرام کے درمیان تفریق کرنے والے ہیں، لہٰذا ان سے تجاوز نہ کرو۔ جو حلال و حرام کے درمیان اللہ کی مقرر کردہ حدوں سے تجاوز کریں تو وہی لوگ تباہی کے گڑھوں میں گر کر خود پر ظلم کرنے والے اور اپنے آپ کو اللہ کے غضب اور سزا کے سامنے پیش کرنے والے ہیں۔

فوائد: ❀ اللہ تعالیٰ نے نکاح اور طلاق کے احکام تفصیلاً بیان کر دیے ہیں تاکہ لوگ حلال و حرام کی حدوں کو پہچانیں اور ان سے تجاوز نہ کریں۔ ❀ اللہ تعالیٰ نے نکاح کی شان و عظمت کو اجاگر کیا اور اس معاملے میں کھیل کود کے الفاظ کو بھی حرام قرار دیا، پھر ایسے الفاظ کے نتائج کو بھی لازم قرار دیا۔ اس طرح کثرتِ طلاق اور کثرتِ رجوع کا راستہ روک دیا اور دو طلاقوں تک رجوع کو جائز قرار دیتے ہوئے طلاق کی حد بندی کر دی، پھر مرد کے لیے اسی عورت سے رجوع حرام قرار دے دیا، سوائے اس کے کہ وہ عورت کسی دوسرے مرد سے صحیح نکاح کرے اور پھر وہ اسے طلاق دے یا فوت ہو جائے۔ ❀ ازدواجی زندگی حسنِ معاشرت اور دستور کے مطابق ہوگی۔ اگر ایسا مشکل ہو تو پھر طلاق میں کوئی حرج نہیں۔ خاوند اور بیوی میں سے کسی پر طلاق کا مطالبہ کرنے میں کوئی گناہ نہیں۔

فَاِنْ طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ لَهٗ مِنْۢ بَعْدُ حَتّٰى تَنْكِحَ
زَوْجًا غَيْرَهٗ ؕ فَاِنْ طَلَّقَهَا فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَاۤ اَنْ
يَّتَرَاجَعَاۤ اِنْ ظَنَّاۤ اَنْ يُّقِيْمَا حُدُوْدَ اللّٰهِ ؕ وَتِلْكَ
حُدُوْدُ اللّٰهِ يُبَيِّنُهَا لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ﴿۲۳۰﴾ وَاِذَا طَلَّقْتُمُ
النِّسَآءَ فَبَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَاَمْسِكُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ
اَوْ سَرِّحُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ ۪ وَلَا تُمْسِكُوْهُنَّ ضِرَارًا
لِّتَعْتَدُوْا ۚ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهٗ ؕ
وَلَا تَتَّخِذُوْۤا اٰيٰتِ اللّٰهِ هُزُوًا ۙ وَّاذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ
عَلَيْكُمْ وَمَاۤ اَنْزَلَ عَلَيْكُمْ مِّنَ الْكِتٰبِ وَالْحِكْمَةِ
يَعِظُكُمْ بِهٖ ؕ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ
عَلِيْمٌ ﴿۲۳۱﴾ وَاِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَبَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ
فَلَا تَعْضُلُوْهُنَّ اَنْ يَّنْكِحْنَ اَزْوَاجَهُنَّ اِذَا تَرَاضَوْا
بَيْنَهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ ؕ ذٰلِكَ يُوْعَظُ بِهٖ مَنْ كَانَ
مِنْكُمْ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ ذٰلِكُمْ اَزْكٰى
لَكُمْ وَاَطْهَرُ ؕ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۲۳۲﴾

الثلثة ع 3 29 13

230 اور اگر شوہر اپنی بیوی کو تیسری طلاق دے دے تو اس کے لیے اس عورت سے نیا نکاح اس وقت تک جائز نہیں جب تک وہ عورت اپنی مرضی سے آباد ہونے کے لیے کسی دوسرے مرد سے مسنون نکاح نہ کرے اور وہ شوہر اس سے مباشرت والا تعلق بھی قائم کرے، نیز یہ نکاح حلالے کی نیت سے نہ ہو، پھر وہ دوسرا شوہر اسے طلاق دے دے یا فوت ہو جائے تو پھر اس عورت اور اس کے پہلے شوہر پر نئے نکاح اور نئے مہر کے ساتھ اکٹھا ہونے پر کوئی گناہ نہیں، بشرطیکہ انھیں یقین ہو کہ وہ اللہ کے مقرر کیے ہوئے شرعی احکام کو قائم رکھ سکیں گے۔ اللہ تعالیٰ شرعی احکام ان لوگوں کے لیے بیان کرتا ہے جو اس کے احکام و حدود کو جانتے ہیں کیونکہ وہی ان سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔

231 اور جب تم اپنی بیویوں کو طلاق دو اور وہ اپنی عدت ختم ہونے کے قریب پہنچ جائیں تو تمھیں حق ہے کہ ان سے رجوع کر لو یا پھر رجوع نہ کر کے دستور کے مطابق انھیں چھوڑ دو یہاں تک کہ ان کی عدت پوری ہو جائے۔ ان پر زیادتی کرنے اور انھیں نقصان پہنچانے کے لیے رجوع نہ کرو جیسا کہ زمانۂ جاہلیت میں کیا جاتا تھا۔ جو انھیں نقصان پہنچانے کے لیے رجوع کرے گا تو اس نے گناہ اور سزا اپنے ذمے لے کر خود پر ظلم کیا۔ اللہ تعالیٰ کی آیات کو کھیل کود کے ذریعے سے اور ان میں وارد احکام کی دانستہ خلاف ورزی کر کے انھیں ٹھٹھا مذاق نہ بناؤ اور اللہ نے جو انعامات تم پر کیے ہیں، انھیں یاد کرو۔ اس کا سب سے بڑا انعام قرآن وسنت ہے جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ تمھیں شوق دلاتے اور ڈراتے ہوئے نصیحت کرتا ہے، لہٰذا اللہ تعالیٰ کے احکام مان کر اور اس کے منع کردہ امور سے باز آ کر اس سے ڈرو۔ جان لو کہ اللہ تعالیٰ ہر چیز کو خوب جاننے والا ہے، اس سے کوئی چیز پوشیدہ نہیں اور وہ جلد تمھیں تمھارے اعمال کا بدلہ دے گا۔

232 جب تم نے اپنی بیویوں کو تین سے کم طلاقیں دی ہوں اور ان کی عدت ختم ہو جائے تو اے عورتوں کے سرپرستو! اگر وہ اپنے پہلے خاوندوں سے اپنی رضامندی سے نیا نکاح کرنا چاہیں تو انھیں نہ روکو۔ اس نہ روکنے کے حکم کے ذریعے سے اس شخص کو نصیحت کی جاتی ہے جو تم میں سے اللہ تعالیٰ اور یومِ آخرت پر یقین رکھتا ہے۔ اس سے تمھارے اندر خیر کو ترویج و ترقی ملے گی اور تمھاری عزتیں اور تمھارے اعمال گناہوں سے آلودہ نہیں ہوں گے بلکہ اس طرح زیادہ پاکیزہ بنیں گے۔ اللہ تعالیٰ ہی معاملات کے حقائق اور انجام کو بہتر جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔

فوائد: ❀ مردوں کو عورتوں پر ظلم سے روکا گیا ہے، چاہے وہ ظلم حقِ سرپرستی استعمال کرتے ہوئے عورت کو نکاح سے روکنے کی صورت میں ہو یا اسے ایسی جگہ نکاح پر مجبور کرنے کی صورت میں ہو جہاں وہ نہیں چاہتی۔

وَالْوَالِدٰتُ يُرْضِعْنَ اَوْلَادَهُنَّ حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ لِمَنْ اَرَادَ اَنْ
يُّتِمَّ الرَّضَاعَةَ ؕ وَعَلَى الْمَوْلُوْدِ لَهٗ رِزْقُهُنَّ وَكِسْوَتُهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ؕ
لَا تُكَلَّفُ نَفْسٌ اِلَّا وُسْعَهَا ۚ لَا تُضَآرَّ وَالِدَةٌۢ بِوَلَدِهَا وَلَا مَوْلُوْدٌ
لَّهٗ بِوَلَدِهٖ ۗ وَعَلَى الْوَارِثِ مِثْلُ ذٰلِكَ ۚ فَاِنْ اَرَادَا فِصَالًا عَنْ
تَرَاضٍ مِّنْهُمَا وَتَشَاوُرٍ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا ؕ وَاِنْ اَرَدْتُّمْ اَنْ
تَسْتَرْضِعُوْٓا اَوْلَادَكُمْ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ اِذَا سَلَّمْتُمْ مَّآ اٰتَيْتُمْ
بِالْمَعْرُوْفِ ؕ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ﴿۲۳۳﴾
وَالَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا يَّتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ
اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا ۚ فَاِذَا بَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ
فِيْمَا فَعَلْنَ فِيْٓ اَنْفُسِهِنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ﴿۲۳۴﴾
وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْمَا عَرَّضْتُمْ بِهٖ مِنْ خِطْبَةِ النِّسَآءِ اَوْ اَكْنَنْتُمْ
فِيْٓ اَنْفُسِكُمْ ؕ عَلِمَ اللّٰهُ اَنَّكُمْ سَتَذْكُرُوْنَهُنَّ وَلٰكِنْ لَّا تُوَاعِدُوْهُنَّ
سِرًّا اِلَّآ اَنْ تَقُوْلُوْا قَوْلًا مَّعْرُوْفًا ؕ وَلَا تَعْزِمُوْا عُقْدَةَ النِّكَاحِ
حَتّٰى يَبْلُغَ الْكِتٰبُ اَجَلَهٗ ؕ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا فِيْٓ
30 ع 4 14 اَنْفُسِكُمْ فَاحْذَرُوْهُ ۚ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ حَلِيْمٌ ﴿۲۳۵﴾ ع

(233) اور مائیں اپنی اولاد کو مکمل دو سال تک دودھ پلائیں اور دو سال کا تعین اس کے لیے ہے جو مدتِ رضاعت مکمل کرنا چاہے۔ بچے کے باپ پر ضروری ہے کہ وہ دودھ پلانے والی مطلقہ ماؤں کو دستور کے مطابق اخراجات اور لباس وغیرہ دے، ایسا دستور جو شریعت کے مخالف نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ کسی کو اس کی قدرت اور طاقت سے بڑھ کر تکلیف نہیں دیتا۔ والدین میں سے کسی ایک کے لیے جائز نہیں کہ وہ دوسرے کو نقصان پہنچانے کے لیے بچے کو ذریعہ بنائے۔ اگر بچے کا باپ نہ ہو اور بچے کا مال بھی نہ ہو تو وارث کے ذمے وہی حقوق ہیں جو بچے کے والد پر تھے۔ اگر ماں باپ دونوں بچے کی کسی مصلحت کے پیش نظر باہمی مشورے اور رضامندی سے دو سال پورے ہونے سے پہلے بچے کا دودھ چھڑانا چاہیں تو ان پر کوئی گناہ نہیں۔ اگر تم اپنے بچوں کو ان کی ماؤں کے علاوہ دوسری عورتوں کا دودھ پلانا چاہتے ہو تو بھی تم پر کوئی گناہ نہیں، بشرطیکہ تم دستور کے مطابق دودھ پلانے والی عورت کو طے شدہ پوری اجرت اور بچے کا خرچہ بغیر ٹال مٹول کے دے دو۔ اللہ کے احکام پر عمل کر کے اور اس کے منع کیے ہوئے کاموں سے باز آ کر اس سے ڈرو اور جان لو کہ تم جو عمل کرتے ہو، اللہ اسے خوب دیکھنے والا ہے، ان میں سے کوئی چیز اس سے پوشیدہ نہیں۔ وہ تمھارے آگے بھیجے ہوئے اعمال کے مطابق تمھیں ضرور جزا دے گا۔

(234) جو لوگ فوت ہو جائیں اور اپنے پیچھے غیر حاملہ بیویاں چھوڑ جائیں تو وہ اپنے آپ کو لازماً چار ماہ دس دن تک انتظار میں رکھیں۔ اس مدت میں وہ شوہر کے گھر سے نکلنے سے، زیب و زینت اختیار کرنے سے اور شادی کرنے سے رکی رہیں۔ پھر جب یہ مدت گزر جائے تو اے ان کے سرپرستو! تم پر کوئی گناہ نہیں کہ وہ شریعت اور معاشرتی دستور کو سامنے رکھتے ہوئے ان کاموں میں سے کوئی کام کریں جو اس مدت کے دوران میں ان کے لیے منع تھا۔ تم جو عمل کرتے ہو، اللہ تعالیٰ اس سے پوری طرح باخبر ہے، اس سے تمھاری ظاہری اور پوشیدہ کوئی چیز چھپی نہیں۔ وہ تمھیں اس کا ضرور بدلہ دے گا۔

(235) اور تم پر اس بات میں کوئی گناہ نہیں کہ عدتِ وفات یا تیسری طلاق کی عدت گزارنے والی عورت کو اشارے کنائے سے بتاؤ کہ میں تم سے نکاح کی رغبت رکھتا ہوں لیکن صراحت کے ساتھ نکاح کی رغبت کا اظہار کرنا درست نہیں، مثلاً یوں کہو: جب تمھاری عدت گزر جائے تو مجھے بتانا۔ اور اس پر تمھیں کوئی گناہ نہیں کہ تم کسی عدت والی عورت سے نکاح کی پوشیدہ رغبت رکھو کہ اس کی عدت گزر جانے کے بعد میں اس سے نکاح کروں گا۔ اللہ تعالیٰ کو علم تھا کہ عورتوں میں شدید رغبت کی وجہ سے تم ضرور ان سے تذکرہ کرو گے، اس لیے اس نے صراحت کے بغیر اشارے کنائے سے تمھارے لیے اس کا ذکر جائز رکھا اور دورانِ عدت میں خفیہ طریقے سے نکاح کے عہد و پیمان کرنے سے باز رہو، تاہم دستور کے مطابق اشارے کنائے سے اظہار جائز ہے۔ عدت کے زمانے میں عقدِ نکاح کا پختہ فیصلہ بھی نہ کرو۔ یہ جان لو کہ اللہ تعالیٰ وہ سب کچھ جانتا ہے جو تم اپنے دلوں میں جائز یا ناجائز باتیں چھپاتے ہو، اس لیے محتاط رہو اور اس کے حکم کی مخالفت نہ کرو اور یہ بھی جان لو کہ اللہ تعالیٰ اپنے توبہ کرنے والے بندوں کو معاف کرنے والا ہے۔ وہ نہایت بردبار ہے، جلد سزا نہیں دیتا۔

فوائد: ❀ شریعت نے ماں کے لیے حق رضاعت محفوظ رکھا ہے، خواہ اس کا خاوند اسے طلاق ہی دے چکا ہو اور خاوند پر لازم ہے کہ جب تک وہ اس کے بچے کو دودھ پلا رہی ہے، وہ اسے خرچہ دے۔ ❀ اللہ تعالیٰ نے میاں بیوی دونوں کو اس بات سے منع کیا ہے کہ وہ بچے کو بہانہ بنا کر ایک دوسرے کو نقصان پہنچائیں۔ ❀ اس بات کی ترغیب دی گئی ہے کہ میاں بیوی تمام خانگی امور باہمی مشاورت اور رضامندی سے سرانجام دیں۔ ❀ جس عورت کا خاوند فوت ہو جائے، اس کے لیے چار ماہ دس دن کی عدت ہے، اس دوران میں وہ زیب و زینت سے اور شادی کرنے سے رکی رہے گی۔ ❀ مومن کو جب یہ معرفت نصیب ہو جائے کہ اللہ تعالیٰ کو اس کے ہر عمل کی اطلاع ہے تو یہ معرفت اسے محتاط اور اللہ کی حدوں کی پاسداری کرنے والا بنا دیتی ہے۔

لَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ إِنْ طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ مَا لَمْ تَمَسُّوْهُنَّ أَوْ
تَفْرِضُوْا لَهُنَّ فَرِيْضَةً ۚۖ وَّمَتِّعُوْهُنَّ عَلَى الْمُوْسِعِ قَدَرُهٗ وَ
عَلَى الْمُقْتِرِ قَدَرُهٗ ۚ مَتَاعًا بِالْمَعْرُوْفِ ۚ حَقًّا عَلَى الْمُحْسِنِيْنَ ﴿٢٣٦﴾
وَإِنْ طَلَّقْتُمُوْهُنَّ مِنْ قَبْلِ أَنْ تَمَسُّوْهُنَّ وَقَدْ فَرَضْتُمْ
لَهُنَّ فَرِيْضَةً فَنِصْفُ مَا فَرَضْتُمْ إِلَّآ أَنْ يَّعْفُوْنَ أَوْ يَعْفُوَا
الَّذِيْ بِيَدِهٖ عُقْدَةُ النِّكَاحِ ۚ وَأَنْ تَعْفُوْٓا أَقْرَبُ لِلتَّقْوٰى ۚ وَ
لَا تَنْسَوُا الْفَضْلَ بَيْنَكُمْ ۚ إِنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ﴿٢٣٧﴾
حٰفِظُوْا عَلَى الصَّلَوٰتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى ۗ وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ
قٰنِتِيْنَ ﴿٢٣٨﴾ فَإِنْ خِفْتُمْ فَرِجَالًا أَوْ رُكْبَانًا ۚ فَإِذَآ أَمِنْتُمْ فَاذْكُرُوا
اللّٰهَ كَمَا عَلَّمَكُمْ مَّا لَمْ تَكُوْنُوْا تَعْلَمُوْنَ ﴿٢٣٩﴾ وَالَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ
مِنْكُمْ وَيَذَرُوْنَ أَزْوَاجًا ۚۖ وَّصِيَّةً لِّأَزْوَاجِهِمْ مَّتَاعًا إِلَى
الْحَوْلِ غَيْرَ إِخْرَاجٍ ۚ فَإِنْ خَرَجْنَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْ مَا
فَعَلْنَ فِيْٓ أَنْفُسِهِنَّ مِنْ مَّعْرُوْفٍ ۗ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿٢٤٠﴾
وَلِلْمُطَلَّقٰتِ مَتَاعٌۢ بِالْمَعْرُوْفِ ۗ حَقًّا عَلَى الْمُتَّقِيْنَ ﴿٢٤١﴾
كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ﴿٢٤٢﴾ ع 31 ع 15

(236) تم پر اس بات میں بھی گناہ نہیں ہے کہ تم اپنی ان بیویوں کو طلاق دو جن سے تم نے صرف نکاح کیا ہے، ابھی ان سے مباشرت کی ہے نہ حق مہر مقرر کیا ہے۔ جب تم انھیں اس حال میں طلاق دو تو تم پر انھیں حق مہر دینا ضروری نہیں، بس انھیں تھوڑا بہت مالی فائدہ پہنچاؤ تا کہ ان کی دل داری ہو جائے۔ اور یہ استطاعت کے مطابق ہوگا جس کو مالی وسعت حاصل ہے، وہ اپنے اعتبار سے اور جس کے حالات تنگ ہیں، وہ اپنے حساب سے دے۔ یہ عطیہ دینا ان لوگوں کے لیے ضروری ہے جو اپنے افعال اور معاملات میں احسان کرنے والے ہیں۔ (237) اور اگر تم اپنی ان بیویوں کو طلاق دو جن کا حق مہر تو تم نے مقرر کیا ہو لیکن ابھی تک ان سے ازدواجی تعلق قائم نہ کیا ہو، تو تم پر واجب ہے کہ مقرر کیے ہوئے حق مہر سے آدھا ادا کرو، الا یہ کہ وہ عورتیں تمھیں چھوڑ دیں بشرطیکہ وہ سمجھ دار ہوں، یا خاوند فراخدلی کا مظاہرہ کرتے ہوئے انھیں کامل مہر ہی ادا کر دیں۔ اگر تم باہمی حقوق کے حوالے سے یہ فیاضی کا مظاہرہ کرو تو یہ اللہ تعالیٰ کی خشیت اور اطاعت کے زیادہ قریب ہے۔ اے لوگو! ایک دوسرے پر حقوق کے حوالے سے فضل و احسان اور عفو و درگزر کرنا نہ چھوڑو۔ تم جو عمل کرتے ہو بے شک اللہ تعالیٰ اسے خوب دیکھنے والا ہے، لہٰذا تم خیر اور احسان کے کاموں میں خوب بڑھ چڑھ کر محنت کرو تا کہ ان پر اللہ کا ثواب پاسکو۔ (238) اللہ کے حکم کے مطابق نمازوں کو مکمل طریقے سے ادا کر کے ان کی حفاظت کرو، بالخصوص ''صلاۃ وسطیٰ'' کی حفاظت کرو اور اس سے مراد نمازِ عصر ہے۔ اور اپنی نمازوں میں اللہ کے مطیع بن کر اور خشوع کے ساتھ کھڑے ہوا کرو۔ (239) اگر تمھیں دشمن وغیرہ کا ڈر ہو اور تم نماز پورے صحیح طریقے کے مطابق پڑھنے کی قدرت نہ پاؤ تو پیدل چلتے ہوئے یا اونٹ اور گھوڑے وغیرہ پر سواری کی حالت میں ادا کر لو یا جس حالت میں بھی تم قدرت پاؤ ادا کر لو، پھر جب تم سے خوف کی حالت جاتی رہے تو اللہ کو ذکر کی تمام اقسام کے ساتھ اسی طرح یاد کرو جیسے اس نے تمھیں نور و ہدایت کے ذریعے سے سکھایا ہے جو تم نہیں جانتے تھے۔ اور اذکار کی ان اقسام میں نماز کو مکمل اور اچھے طریقے سے ادا کرنا بھی شامل ہے۔ (240) تم میں سے جو لوگ فوت ہونے کے قریب ہوں اور اپنے پیچھے بیویاں چھوڑ کر جا رہے ہوں تو انھیں چاہیے کہ وہ اپنے وارثوں کو وصیت کر جائیں کہ ان کی بیویوں کو پورے ایک سال تک خرچہ دیا جائے اور گھر سے نہ نکالا جائے تا کہ جو صدمہ انھیں پہنچا ہے، اس کی کچھ تلافی ہو جائے اور مرنے والے کے ساتھ ان کی وفاداری کا اظہار بھی ہو۔ اگر وہ سال پورا کرنے سے پہلے اپنی مرضی سے چلی جاتی ہیں اور زیب و زینت وغیرہ اختیار کر لیتی ہیں تو تمھیں یا انھیں کوئی گناہ نہیں۔ اللہ تعالیٰ سب پر غالب ہے، اس پر کوئی غالب نہیں۔ وہ اپنی قدرت، تدبیر اور شریعت میں کمال حکمت والا ہے۔ یہ تو اس آیت کا مفہوم تھا، تاہم جمہور مفسرین اس آیت کے منسوخ ہونے کے قائل ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ درج ذیل آیت: ﴿وَالَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُوْنَ أَزْوَاجًا يَّتَرَبَّصْنَ بِأَنْفُسِهِنَّ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَّعَشْرًا﴾ ''اور تم میں سے جو لوگ وفات پا جائیں اور پیچھے بیویاں چھوڑ جائیں تو وہ چار ماہ دس دن اپنے آپ کو انتظار میں رکھیں۔'' (البقرۃ 2:234) نے اس آیت کے حکم کو منسوخ کر دیا ہے۔ (241) اور مطلقہ عورتوں کو لباس یا روپے پیسے وغیرہ کی صورت میں فائدہ پہنچانا ضروری ہے تا کہ طلاق کی وجہ سے ان کی جو دل آزاری ہوئی ہے، اس کا قدرے ازالہ ہو جائے۔ یہ خاوند کی مالی حالت کو دیکھ کر دستور کے مطابق تھوڑا یا زیادہ ہو سکتا ہے۔ یہ حکم اللہ تعالیٰ کے ان بندوں پر لازم ہے جو اللہ کے احکام کو مان کر اور اس کے منع کیے ہوئے کاموں سے باز آ کر اس سے ڈرتے ہیں۔ (242) اے اہل ایمان! جس طرح سابقہ آیات میں اللہ تعالیٰ نے اپنی حدود و احکام بیان کیے ہیں، اسی طرح کے بیان اللہ تعالیٰ تمھارے لیے وضاحت کے ساتھ ذکر کرتا ہے تا کہ تم انھیں سمجھ کر ان پر عمل کرو اور دنیا و آخرت کی بھلائیاں حاصل کرو۔

فوائد: ❀ میاں بیوی اور قریبی رشتہ داروں کے درمیان حسن معاشرت کی ترغیب اور یہ کہ باہمی تعلقات و معاملات کی بنیاد عفو و درگزر اور چشم پوشی پر ہو۔ ❀ نماز کو اس کے ارکان و واجبات اور شروط کے ساتھ مکمل اور بروقت ادا کرنے کی ترغیب اور اگر نمازی کے لیے مشکل ہو تو جیسے پڑھنی ممکن ہو، پڑھ لے۔ ❀ اللہ تعالیٰ کی اپنے بندوں پر رحمت نمایاں اور واضح ہے، اس لیے اس نے لوگوں کے فائدے کے لیے اپنی آیات کھول کر بیان کی ہیں۔

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ خَرَجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَهُمْ اُلُوْفٌ حَذَرَ الْمَوْتِ
فَقَالَ لَهُمُ اللّٰهُ مُوْتُوْا ثُمَّ اَحْيَاهُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَذُوْ فَضْلٍ عَلَى
النَّاسِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَشْكُرُوْنَ ﴿۲۴۳﴾ وَقَاتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ
اللّٰهِ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿۲۴۴﴾ مَنْ ذَا الَّذِيْ يُقْرِضُ اللّٰهَ
قَرْضًا حَسَنًا فَيُضٰعِفَهٗ لَهٗٓ اَضْعَافًا كَثِيْرَةً ۭ وَاللّٰهُ يَقْبِضُ وَيَبْصُۜطُ وَ
اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿۲۴۵﴾ اَلَمْ تَرَ اِلَى الْمَلَاِ مِنْۢ بَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ مِنْۢ بَعْدِ
مُوْسٰى ۘ اِذْ قَالُوْا لِنَبِيٍّ لَّهُمُ ابْعَثْ لَنَا مَلِكًا نُّقَاتِلْ فِيْ سَبِيْلِ
اللّٰهِ ۭ قَالَ هَلْ عَسَيْتُمْ اِنْ كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِتَالُ اَلَّا تُقَاتِلُوْا ۭ
قَالُوْا وَمَا لَنَآ اَلَّا نُقَاتِلَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَقَدْ اُخْرِجْنَا مِنْ
دِيَارِنَا وَاَبْنَاۗىِٕنَا ۭ فَلَمَّا كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقِتَالُ تَوَلَّوْا اِلَّا قَلِيْلًا
مِّنْهُمْ ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِالظّٰلِمِيْنَ ﴿۲۴۶﴾ وَقَالَ لَهُمْ نَبِيُّهُمْ اِنَّ اللّٰهَ
قَدْ بَعَثَ لَكُمْ طَالُوْتَ مَلِكًا ۭ قَالُوْٓا اَنّٰى يَكُوْنُ لَهُ الْمُلْكُ
عَلَيْنَا وَنَحْنُ اَحَقُّ بِالْمُلْكِ مِنْهُ وَلَمْ يُؤْتَ سَعَةً مِّنَ الْمَالِ ۭ
قَالَ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰىهُ عَلَيْكُمْ وَزَادَهٗ بَسْطَةً فِي الْعِلْمِ وَ
الْجِسْمِ ۭ وَاللّٰهُ يُؤْتِيْ مُلْكَهٗ مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ﴿۲۴۷﴾

وقف لازم

(243) اے نبی! کیا آپ کے علم میں ان لوگوں کی خبر نہیں آئی جو کسی وبا وغیرہ کی وجہ سے موت کے ڈر سے اپنے گھروں سے نکل پڑے اور ان کی تعداد بہت زیادہ تھی۔ یہ بنی اسرائیل ہی کا ایک گروہ تھا۔ اللہ تعالیٰ نے ان سے کہا: مر جاؤ تو وہ مر گئے، پھر اللہ تعالیٰ نے انھیں دوبارہ زندہ کیا تاکہ ان پر واضح کرے کہ تمام معاملات اسی کے ہاتھ میں ہیں اور وہ اپنے نفع و نقصان کے مالک نہیں۔ بے شک اللہ تعالیٰ لوگوں کو عطا کرنے والا اور فضل و احسان کرنے والا ہے لیکن لوگوں کی اکثریت اللہ کی نعمتوں پر اس کا شکر ادا نہیں کرتی۔

(244) اے مومنو! اللہ کے دین کی سربلندی اور نصرت کے لیے اللہ کے دشمنوں سے لڑائی کرو اور جان لو کہ اللہ تعالیٰ تمھاری باتوں کو خوب سننے والا ہے اور تمھاری نیتوں اور افعال کو بھی خوب جاننے والا ہے اور انھی کے مطابق تمھیں بدلہ دے گا۔

(245) کون ہے جو قرض دینے والے جیسا عمل کرے کہ وہ اپنا مال اچھی نیت اور خوش دلی سے اللہ کی راہ میں خرچ کرے تاکہ وہ اسے دوگنا چوگنا کر کے واپس کرے؟ اور اللہ تعالیٰ ہی رزق، صحت وغیرہ میں اپنی حکمت اور عدل سے کمی بیشی کرتا ہے اور آخرت میں تم سب اس اکیلے کی طرف لوٹائے جاؤ گے تو وہ تمھیں تمھارے اعمال کی جزا دے گا۔

(246) اے نبی (ﷺ)! کیا موسیٰ علیہ السلام کے زمانے کے بعد بنی اسرائیل کے اشراف اور سرداروں کی خبر آپ کے علم میں نہیں آئی، جب انھوں نے اپنے نبی سے کہا: ہمارا کوئی بادشاہ مقرر کریں جس کی سربراہی میں ہم اللہ کی راہ میں جہاد کریں۔ ان کے نبی نے ان سے کہا: اگر اللہ نے تم پر لڑائی فرض کر لی تو مجھے خدشہ ہے کہ تم اس کی راہ میں لڑائی نہیں کرو گے! انھوں نے نبی کے گمان کی نفی کرتے ہوئے کہا: ہم بھلا اللہ کی راہ میں لڑائی کیوں نہیں کریں گے جبکہ اس کے سارے تقاضے پائے جاتے ہیں۔ ہمارے دشمنوں نے ہمیں ہمارے وطنوں سے نکالا، ہمارے بیٹوں کو قیدی بنایا، چنانچہ ہم اپنے وطنوں کو واپس لینے اور اپنے قیدی چھڑانے کے لیے لڑیں گے، پھر جب اللہ نے ان پر قتال فرض کر دیا تو وہ پھر گئے اور چند لوگوں کے سوا انھوں نے کیا ہوا وعدہ پورا نہ کیا۔ اللہ اپنے حکم سے منہ موڑنے والے اور اپنے سے کیا ہوا وعدہ توڑنے والے ظالموں کو خوب جانتا ہے اور وہ جلد انھیں اس کی سزا دے گا۔

(247) اور ان سے ان کے نبی نے کہا: بے شک اللہ تعالیٰ نے تم پر طالوت کو بادشاہ مقرر کیا ہے تاکہ تم اس کی کمان میں قتال کرو۔ ان کی اشرافیہ نے اس انتخاب پر ناک چڑھاتے اور اعتراض کرتے ہوئے کہا: اس کی ہم پر بادشاہی کیسے ہو سکتی ہے؟ اس کی نسبت تو بادشاہت کے ہم زیادہ حق دار ہیں۔ نہ تو وہ بادشاہوں کی اولاد سے ہے اور نہ اس کے پاس مال و دولت کی اتنی فراوانی ہے جس کے بل بوتے پر وہ بادشاہت کر سکے؟! ان کے نبی نے ان سے کہا: اللہ نے اسے تمھارا بادشاہ چنا ہے اور اسے علم اور جسمانی قوت میں تم پر فوقیت دی ہے اور اللہ اپنی حکمت اور رحمت سے جسے چاہتا ہے، بادشاہت عطا کرتا ہے۔ اللہ وسیع فضل والا ہے، جسے چاہے نوازے اور وہ یہ بھی خوب جانتا ہے کہ اس کی مخلوق میں سے کون اس کا مستحق ہے۔

فوائد: ❀ اللہ تعالیٰ اپنے کچھ بندوں کو کبھی آزماتا ہے تو ان کی روزی تنگ کر دیتا ہے اور کچھ دوسرے لوگوں کو وسعت و فراوانی دے کر آزماتا ہے۔ ان صورتوں میں اس کی نہایت مؤثر حکمت کارفرما ہے۔ ❀ قائد اور لیڈر کی اہم خوبیوں کی نشاندہی جو اسے قیادت کا اہل بناتی ہیں: یہ کہ اسے اپنے شعبے کا علم ہو اور اس کے مطابق قوت و طاقت بھی حاصل ہو۔

وَقَالَ لَهُمْ نَبِيُّهُمْ إِنَّ آيَةَ مُلْكِهِ أَنْ يَأْتِيَكُمُ التَّابُوتُ فِيهِ
سَكِينَةٌ مِنْ رَبِّكُمْ وَبَقِيَّةٌ مِمَّا تَرَكَ آلُ مُوسَىٰ وَآلُ هَارُونَ
تَحْمِلُهُ الْمَلَائِكَةُ ۚ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً لَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ ﴿٢٤٨﴾ ع 32 6 16
فَلَمَّا فَصَلَ طَالُوتُ بِالْجُنُودِ قَالَ إِنَّ اللَّهَ مُبْتَلِيكُمْ بِنَهَرٍ
فَمَنْ شَرِبَ مِنْهُ فَلَيْسَ مِنِّي وَمَنْ لَمْ يَطْعَمْهُ فَإِنَّهُ مِنِّي إِلَّا مَنِ
اغْتَرَفَ غُرْفَةً بِيَدِهِ ۚ فَشَرِبُوا مِنْهُ إِلَّا قَلِيلًا مِنْهُمْ ۚ فَلَمَّا جَاوَزَهُ
هُوَ وَالَّذِينَ آمَنُوا مَعَهُ قَالُوا لَا طَاقَةَ لَنَا الْيَوْمَ بِجَالُوتَ وَجُنُودِهِ ۚ
قَالَ الَّذِينَ يَظُنُّونَ أَنَّهُمْ مُلَاقُو اللَّهِ كَمْ مِنْ فِئَةٍ قَلِيلَةٍ
غَلَبَتْ فِئَةً كَثِيرَةً بِإِذْنِ اللَّهِ ۗ وَاللَّهُ مَعَ الصَّابِرِينَ ﴿٢٤٩﴾ وَلَمَّا
بَرَزُوا لِجَالُوتَ وَجُنُودِهِ قَالُوا رَبَّنَا أَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَثَبِّتْ
أَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ ﴿٢٥٠﴾ فَهَزَمُوهُمْ بِإِذْنِ اللَّهِ
وَقَتَلَ دَاوُودُ جَالُوتَ وَآتَاهُ اللَّهُ الْمُلْكَ وَالْحِكْمَةَ وَعَلَّمَهُ مِمَّا
يَشَاءُ ۗ وَلَوْلَا دَفْعُ اللَّهِ النَّاسَ بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لَفَسَدَتِ
الْأَرْضُ وَلَٰكِنَّ اللَّهَ ذُو فَضْلٍ عَلَى الْعَالَمِينَ ﴿٢٥١﴾ تِلْكَ
آيَاتُ اللَّهِ نَتْلُوهَا عَلَيْكَ بِالْحَقِّ ۚ وَإِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِينَ ﴿٢٥٢﴾

(248) اور ان کے نبی نے ان سے کہا: اس کے تمھارا بادشاہ منتخب ہونے کی سچائی کی نشانی یہ ہے کہ اللہ تمھیں تمھارا تابوت واپس کر دے گا۔ یہ ایک صندوق تھا جس کی بنی اسرائیل بہت تعظیم کرتے تھے، جو ان سے چھین لیا گیا تھا۔ اس صندوق کی موجودگی ان کے لیے باعثِ سکون واطمینان تھی۔ اس میں آلِ موسیٰ وآلِ ہارون کی باقیات اور متروکہ چیزیں بھی تھیں، جیسے عصا اور بعض تختیاں وغیرہ۔ اس میں تمھارے لیے یقیناً بڑی واضح نشانی ہے اگر تم سچے مومن ہو۔

(249) جب طالوت لشکر لے کر شہر سے نکلے تو انھوں نے ان سے کہا: اللہ تعالیٰ تمھیں ایک ندی سے آزمانے والا ہے، چنانچہ جس نے اس میں سے پانی پی لیا، وہ میرے طریقے پر نہیں اور نہ جہاد میں میرے ساتھ جا سکے گا اور جس نے اس میں سے نہ پیا، وہ میرے طریقے پر ہے اور لڑائی میں بھی میرے ساتھ ہوگا۔ اگر کوئی پانی پینے پر بہت مجبور ہو تو وہ چلّو بھر پانی پی سکتا ہے۔ اس پر کوئی گناہ نہیں ہوگا۔ سپاہیوں کی زیادہ تعداد نے پانی پی لیا۔ تھوڑے سے لوگوں نے پیاس کی شدت کے باوجود صبر سے کام لیا اور پانی نہ پیا۔ جب طالوت اور اس کے مومن ساتھیوں نے ندی عبور کر لی تو لشکر کے کچھ لوگوں نے کہا کہ آج جالوت اور اس کے لشکر سے لڑنے کی ہم میں طاقت نہیں ہے۔ اس وقت ان لوگوں نے کہا جو اللہ تعالیٰ سے قیامت کے دن کی ملاقات کا یقین رکھتے تھے: کتنے ہی اہلِ ایمان کے چھوٹے چھوٹے لشکر اللہ کے حکم اور مدد سے کافروں کے بڑے بڑے لشکروں پر غالب آگئے، لہٰذا نصرت اور فتح کا دارومدار ایمان پر ہوتا ہے، نہ کہ کثرتِ تعداد پر۔ اللہ تعالیٰ اپنے صابر بندوں کے ساتھ ہے، وہ انھی کی تائید اور مدد کرتا ہے۔

(250) جب وہ جالوت اور اس کے لشکر سے مقابلے کے لیے میدان میں آمنے سامنے ہوئے تو اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہوئے اور یہ دعا کی: اے ہمارے پروردگار! ہمارے دلوں پر صبر ڈال دے اور ہمیں ثابت قدمی عطا فرما تاکہ ہم میدانِ جنگ سے بھاگیں نہ دشمن سے شکست کھائیں، اور اپنی قوت وتائید سے کافروں کے خلاف ہماری مدد فرما۔

(251) چنانچہ انھوں نے اللہ کے حکم سے انھیں شکست دی اور داود علیہ السلام نے دشمنوں کے قائد جالوت کو قتل کر دیا اور اللہ نے انھیں بادشاہت اور نبوت عطا کی اور اپنی مشیت کے مطابق انھیں کئی علوم سکھائے، چنانچہ ان کے لیے دنیا وآخرت کی اصلاح کا ہر سامان جمع کر دیا۔ اگر اللہ تعالیٰ کا یہ قانون نہ ہوتا کہ وہ بعض لوگوں کے ساتھ بعض کا فساد دور کرتا ہے تو زمین پر شر پسندوں کے راج سے بگاڑ پیدا ہو جاتا۔ لیکن اللہ تعالیٰ تمام مخلوقات پر فضل واحسان کرنے والا ہے۔

(252) اے نبی! یہ اللہ تعالیٰ کی واضح اور کھلی آیات ہیں جو ہم آپ پر تلاوت کرتے ہیں۔ یہ آیات سچی خبروں اور عادلانہ احکام پر مشتمل ہیں اور آپ بلاشبہ رب العالمین کے بھیجے ہوئے رسولوں میں سے ہیں۔

فوائد: ❀ لوگوں کی قیادت کرنے والے کی رہنمائی کہ وہ جب تک لوگوں کو آزما نہ لے اور ان کی باتوں کے بعد ان کے کردار کا جائزہ نہ لے لے ان کی باتوں سے دھوکا نہ کھائے۔
❀ دوسروں کو جانچنے کے اور ان پر کوئی حکم لگانے کے جو معیار لوگوں کے درمیان مشہور ہوتے ہیں، بسا اوقات وہ اللہ تعالیٰ کے ہاں صحیح معیار نہیں ہوتے بلکہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ اپنی حکمت اور علم کے مطابق مخلوق میں سے جس کا چاہتا ہے، انتخاب کرتا ہے۔ ❀ لیڈر کی دانائی میں سے یہ ہے کہ وہ اپنے ماتحت لشکر کو مختلف طرح کے امتحانوں سے گزارے تاکہ اسے ثابت قدم رہنے اور بھاگنے والوں کا اندازہ ہو سکے۔ ❀ فتح ونصرت کا دارومدار صرف کثرتِ تعداد اور تیاری پر نہیں، اللہ تعالیٰ کی مدد اور توفیق فتح وکامیابی کے عظیم ترین اسباب ہیں۔ ❀ فتنوں اور مشکلات کے وقت وہی لوگ ثابت قدم رہتے ہیں جن کے دل اللہ تعالیٰ پر یقین سے معمور ہوتے ہیں۔ ایسے ہی لوگ ہر مشکل کے وقت صبر کرتے اور ہر آزمائش کے وقت ثابت قدم رہتے ہیں۔ ❀ اللہ تعالیٰ کے حضور صدقِ دل سے گریہ وزاری قبولیتِ دعا کے عظیم اسباب میں سے ہے، خصوصاً میدانِ جنگ میں۔ ❀ اللہ تعالیٰ کا دستور وقانون اور اس کی حکمت ہے کہ وہ زمین سے کچھ مخلوق کے شر وفساد کو دوسرے کے ذریعے سے ختم کر دیتا ہے۔